اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ؕ

قادیان

ماہنامہ مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

ہجرت
1389 ہش

مئی
2010ء

اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ

مورخہ ۲۳؍اپریل ۲۰۱۰ء کو مسجد الحمد مومن منزل حیدرآباد کا افتتاح محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے فرمایا۔ اس موقعہ پر محترم موصوف خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے۔

اس مسجد کا ایک بیرونی منظر

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے افتتاح کے موقع پر لی گئی ایک تصویر

اپریل ۲۰۱۰ء میں قائدین ریفریشر کیمپ حیدرآباد زون کے موقع پر لی گئی ایک گروپ فوٹو

قائدین کے ریفریشر کیمپ کے موقع پر
محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت عہد دہراتے ہوئے

۲۴؍اپریل ۲۰۱۰ء کو منعقدہ جلسہ سیرت النبی ﷺ حیدرآباد کے موقع پر اسٹیج کا ایک منظر

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہو سکتی"
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد 29. ہجرت 1389 ہش مئی 2010ء شمارہ 5

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن۔انفاخ النبی ﷺ	2
☆ من کلام الامام المہدی علیہ السلام	3
☆ از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	4
☆ اداریہ	5
☆ نظم	6
☆ خلفاء کرام کے قبولیت دُعا کے واقعات	7
☆ سیرت حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ	14
☆ سالانہ مرکزی اجتماع کی تاریخیں	18
☆ خلافت سے وابستگی	19
☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور ایک دنیا کا رجحان	22
☆ مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا ذکر خیر	25
☆ جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ	27
☆ ملکی رپورٹیں	28
☆ وصایا 20937 تا 20961	28
☆ THE KHALIFA IS APPOINTED BY GOD	40

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

منیجر : رفیق احمد بیگ
مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے. طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔
انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ
کمپوزنگ : منصور احمد
دفتری امور : عبد الرب فاروقی۔مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 150 روپے بیرون ملک :40 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 15 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً.
(القرآن)

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا. يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَO(سورۃالنور:56)

’’تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کوخلیفہ بنایا اوراُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اوراُن کی خوف کی حالت کے بعدضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کوشریک نہیں ٹھہرائیں گےاور جواس کے بعدبھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جونافرمان ہیں۔‘‘

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ.(مسلم کتاب الامارۃ و جوب طاعۃ الامر ائفی غیر معصیۃ و تحریمھافی المعصیۃ حدیث4754)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تنگ دستی اورخوش حالی،خوشی اورناخوشی،حق تلفی اورترجیحی سلوک غرض ہرحالت میں تیرے لئے (حاکم وقت کے حکم کو) سننااوراطاعت کرناواجب ہے۔

عَنْ اَبِیْ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ، فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً.(بخاری کتاب الفتن باب سترن بعدی امور اتنکرونھا....حدیث 7054)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص اپنے سرداراورامیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جواسے پسند نہ ہوتو صبر سے کام لے کیونکہ جوشخص جماعت سے ایک بالشت بھی دورہوتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

’’مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں شرط یہ ہے کہ سچی اطاعت ہو‘‘

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں شرط یہ ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے مؤحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔......

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ اُن میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم ﷺ کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔.....

ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں۔ یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا.......

تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 2 صفحہ 246 تا 248۔ تفسیر سورۃ النساء زیر آیت 60)

ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اپنے سب سے پہلے پیغام میں فرمایا:

’’قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں۔ اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ڈھال ہے۔

.....پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ 30 مئی 2003ء)

اپنے ایک پیغام میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے فرمایا:

’’یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے۔ اس لئے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں۔ پوری طرح اس سے وابستہ ہو جائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفۂ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفۂ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم اور خلیفۂ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمع نظر ہو جائے۔‘‘ (ماہنامہ خالد سیدنا طاہر نمبر مارچ اپریل 2004ء)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:

’’پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کیلئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کیلئے ایک ڈھال ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 23 تا 30 مئی 2003ء۔ صفحہ 1)

اداریہ:

قیام توحید اور نظام خلافت

توحید باری تعالیٰ کائنات کی بقا کی ضامن ہے۔اس کی خالق اگر ایک سے زیادہ ہستیاں ہوتیں تو اس کے اندرا تنے فطور ہوتے کہ یہ کبھی بھی قائم و دائم نہیں رہ سکتی تھی۔قُرآن مجید میں سورۃ الملک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَاتَرٰی فِی خَلقِ الرَّحمانِ مِن تَفٰوُتٍ فَارجِعِ البَصَرَهَل تَرٰی مِن فُطُور۔
ثُمَّ ارجِعِ البَصَرَ کَرَّتَینِ یَنقَلِب اِلَیکَ البَصَرُخَاسِئاً وَھُوَ حَسِیر۔

یعنی تو رحمان کی تخلیق میں کوئی تضاد نہیں دیکھتا۔پس نظر دوڑا کیا تو کوئی رخنہ دیکھ سکتا ہے؟ نظر پھر دوسری مرتبہ دوڑا، تیری طرف نظرنا کام لوٹ آئیگی۔اور وہ تھکی ہاری ہوگی۔

اس آیت مبارکہ میں جہاں توحید کے پرستاروں کے لئے ازدیادِ معرفت کے سامان ہیں وہیں توحید کے مخالفوں کو چیلنج دیا گیا ہیکہ تم اللہ کی تخلیق کردہ اس کائنات کے ذرّہ ذرّہ میں کسی قسم کا تفاوت نہیں پاؤ گے۔ہر تخلیق میں ایک قدرِ مشترک پاؤ گے ان معنوں میں کہ یہ ایک ہی خالق کی تخلیقات ہیں۔اگر یہ ایک ہی خالق کی تخلیقات نہ ہوتیں تو ان تمام مخلوقات میں تم ضرور طرح طرح کے فطور دیکھتے۔

بہرحال توحید ہی وہ چیز ہے جو اس کائنات کے لئے جان کی مترادف ہے۔اسی لئے انبیاء کرام کے مشنوں کی ترجیحات اولی میں سے قیام توحید سب سے اُوپر رہا ہے۔تمام انبیاء کرام کی بعثت کا اوّلین مقصد قیامِ توحید ہی رہا ہے۔یہی حقیقت قُرآن مجید اور دیگر کتبِ سماویہ سے عیاں ہوتی ہے۔

انبیاء کرام کے بعد اور خصوصاً اُمت محمدیہ میں حضرت رسولِ اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد آیت وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِینَ اٰمَنُوا مِنکُم وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ..... کے مطابق اللہ تعالیٰ نے خلافت کے نظام کو جاری فرمایا۔یہ خلافت، خلافتِ راشدہ کی صورت میں ۳۰ سال تک جاری رہی اور حدیث مبارکہ ثُمَّ تَکُونُ خِلافۃ عَلی مِنھاجِ النُّبُوَّۃِ..... کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم و دائم ہے اور انشاء اللہ تا قیامت قائم رہیگی۔آنحضرت ﷺ کے بعد ان دونوں خلافتوں کو قائم کرنے کے مقاصد میں سے ایک مقصد قیام توحید بھی ہے۔

حقیقت یہ ہیکہ انسان تب تک توحید پر قائم نہیں ہو سکتا جب تک اُس کی سوچ، اُس کا وجدان اور اُسکا ادراک منتشر نہ ہو۔نقطہ مرکزی پر قائم ہوئے بغیر انسان توحید کو نہیں پا سکتا۔یہ نقطہ مرکزی اور اتّحادِ کُلّی نبوت کے بعد صرف اور صرف خلافت کی ہی برکت سے میسر ہو سکتا ہے۔بکھرا ہوا خیال اور بکھرے ہوئے اعمال کبھی بھی توحید کی طرف انسان کی رہنمائی نہیں کر سکتے۔ایسے انسانوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہیکہ "قُلُوبُھُم شَتّٰی" (الحشر:۱۵) (ان کے دل بکھرے ہوئے ہیں)۔اور ایک اور جگہ پر فرمایا" اِنَّ سَعیَکُم لَشَتّٰی" (اللیل:۵) (یقیناً تمہاری کوشش الگ الگ ہے)۔غرض تشتت اور انتشار کی حالت میں توحید پر قائم رہنا ناممکن ہے اس انتشار سے بچا کر نقطہ مرکزی پر قائم کرنا ہی خلافت کے مقاصد میں سے ایک اہم ترین مقصد ہے اور اس مرکزیت میں عروج حاصل کرنا توحید پر قائم رہنے کے لئے ازحد ضروری ہے۔ (عطاء المجیب لون)

خلافت گوہرِ نایاب ہے

﴿ خلافت کے حوالے سے ایک دُعائیہ نظم ﴾

ارشاد عرشی ملک اسلام آباد پاکستان

اطاعت اور وفا کی راہ پر ہم کو رواں رکھنا
خلافت کا ہمارے سر پہ قائم سائباں رکھنا

ہمیں تقویٰ کی ہو توفیق تیرا قرب حاصل ہو
ہماری سمت اے مالک نگاہِ مہرباں رکھنا

ہمارے درمیاں قائم رہے رشتہ اخوت کا
ہمیں اپنی محبت اور عطا کے درمیاں رکھنا

اطاعت ، انکساری ، عاجزی ، پہچان ہو اپنی
ہمیں آتا ہو اپنے دل کو مثلِ پائیداں رکھنا

خلافت کی یہ برکت ہے کہ دل باہم ہوئے اپنے
ہمیشہ ہی سجی مولا یہ بزمِ دوستاں رکھنا

ہمارے دل پروئے جا چکے ہیں ایک ڈوری میں
تو اس ڈوری کی مضبوطی کو دنیا پر عیاں رکھنا

امامِ وقت اپنی ڈھال ہے ہم ڈھال کے پیچھے
امامِ وقت کو ہر معرکے میں کامراں رکھنا

خلافت گوہرِ نایاب ہے تیری عطا ہے یہ
علامت عدل ہے اس کی سو قائم یہ نشاں رکھنا

بیعت کر کے ہم اپنے جسم و جاں کو بیچ بیٹھے ہیں
رضا تیری کمائی ہے سو چلتی یہ دُکاں رکھنا

تری دہلیز پر ہم آ تو بیٹھے ہیں مگر ہم نے
ابھی سیکھا نہیں خود کو ترے شایانِ شاں رکھنا

خدایا دیں ترا ہم سے اگر قُربانیاں مانگے
سروں کو تو ہمارے رونقِ نوکِ سناں رکھنا

مقابل کفر کے ہم رستم و سہراب بن جائیں
حضور اپنے ہمیں مانندِ طفلِ ناتواں رکھنا

خلافت دائمی ہو گی مسیحؑ نے خود یہ فرمایا
خلافت کے لیے مقدور عمرِ جاوداں رکھنا

خوشی ہو یا غمی، جو کچھ بھی ہو تیرے حوالے سے
ہمیں آتا نہیں تجھ بن کوئی سود و زیاں رکھنا

اگر منہ زور ہوں لہریں اگر طوفان آ جائیں
ہماری ناؤ کا پیارے سلامت بادباں رکھنا

مخالف گالیاں بھی دیں تو عرشی لب نہ کھولیں گے
ہمیں آتا ہے یوں بتیس دانتوں میں زباں رکھنا

خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قبولیت دُعا کے چند واقعات

(قسط اوّل)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے قبولیت دعا کے واقعات:

7 اپریل 1909ء کا ذکر ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ درس القرآن کیلئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے اور سورۂ آل عمران کے پانچوں رکوع کا درس دیا۔اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے ان انعامات کا ذکر فرمایا ہے جو اس نے حضرت مریم علیہا السلام پر نازل کئے اور بتایا کہ کس طرح ان کے پیدا ہوتے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایسے سامان مہیا کئے کہ جن کے نتیجہ میں ان کی نہایت اعلیٰ درجہ کی تربیت ہوئی اور وہ ایک خدا نما وجود اور صدیقہ بن گئیں۔

ان مریمی صفات کے ذکر پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ذہن قدرتی طور پر اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کی طرف منتقل ہو گیا جو اُس نے خود حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) کی ذات والا صفات پر کئے تھے اور حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) نے محبت الٰہیہ کے جذبات سے سرشار ہو کر فرمایا:

'میں تمہیں کہاں تک سناؤں، سناتے سناتے تھک گیا مگر خدا کی نعمتوں کے بیان کرنے سے میں نہیں تھکا اور نہ مجھے تھکنا چاہئے۔اس نے مجھ پر بڑے بڑے فضل کئے ہیں۔یہاں ایک اخبار کے ایڈیٹر نے اپنی نظم چھاپی ہے۔''مجھے معلوم نہ تھا'' میں اسے پڑھتا اور سجدہ میں گر گر جاتا۔چونکہ وہ بہت درد سے لکھی ہوئی تھی اس لئے اس نے میرے دردمند دل پر بہت اثر کیا۔وہ صوفیانہ رنگ میں ڈوبی ہوئی نظم تھی۔میں جس بات پر شکر کرتا ہوں وہ یہ تھی کہ خدا مجھ پر وہ وقت لایا ہی نہیں (میں یہ کہوں کہ) ''مجھے معلوم نہ تھا'' میں نے ہوش سنبھالتے ہی مولوی محرم علی مولوی اسماعیل، مولوی اسحاق کی کتابوں نصیحۃ المسلمین، تقویۃ الایمان، روایت المسلمین وغیرہ کو پڑھا اور ان سے توحید کا وہ سبق پڑھا کہ ہر غلطی سے بحمد اللہ محفوظ رہا غرض خدا تعالیٰ جن کو نوازتا ہے عالمِ اسباب کو بھی ان کا خادم کر دیتا ہے۔''

یہ نظم جس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے میرے دردمند دل پر بڑا اثر کیا۔مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی تھی جو ان دنوں اخبار بدر کے اسسٹنٹ ایڈیٹر تھے۔اس نظم کا پہلا شعر یہ تھا کہ:

عارضی رنگِ بقا تھا مجھے معلوم نہ تھا
سرمۂ چشم فنا تھا مجھے معلوم نہ تھا

مکرم قاضی صاحب اسی سلسلہ میں حضور رضی اللہ عنہ کی قبولیت دعا کا ایک عجیب واقعہ بیان فرماتے ہیں۔آپ لکھتے ہیں:

میں دفتر ''بدر'' میں حسب معمول ایک دن چارپائی پر لیٹے ہوئے بستر کو تکیہ بنائے اور آگے میز رکھے دفتر ایڈیٹر و منیجر کا فرض بجا لا رہا تھا جو مجھے حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی ایک چٹ ملی جس پر مرقوم تھا:

''میں نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے اللہ تعالیٰ نعم البدل دے گا۔وَلَمْ اَکُنْ بِدُعَائِکَ رَبِّ شَقِیًّا.

میں کچھ حیرت زدہ ہوا کیونکہ یہ تو درست بات تھی کہ میرے دولڑکے یکے بعد دیگرے چالیس دن کے اندر گولیکی (ضلع گجرات) میں فوت ہو چکے تھے، جمشید سات اکتوبر 1908ء کو ساڑھے نو ماہ اور خورشید پلوٹھا گیارہ نومبر 1908ء کو بعمر 5 سال 8 ماہ مگر میں نے حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں دعا کی کوئی تحریک نہیں کی تھی۔آخر معلوم ہوا کہ میری یہ نظم والدۂ عبدالسلام مرحوم حضرت اماں جی نے گھر میں ترنم سے پڑھی۔حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ آنکھیں بند کئے لیٹے ہوئے تھے جو ناگاہ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا:

''الحمدللہ مجھے تو معلوم تھا۔''

اماں جی نے بتایا کہ یہ نظم اکمل صاحب کی ہے جو آپ کی شاگرد سکینۃ النساء کے شوہر ہیں۔ بیچاروں کے دو بیٹے یکے بعد دیگرے فوت ہو گئے ہیں۔حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ پر اس کا ایسا اثر ہو کہ حضور کی توجہ فوراً دعا کی طرف پھر گئی اور اس کے بعد حضور نے مجھے وہ رُقعہ لکھا جس کا اُوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔اس کے بعد 1910ء میں میرے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا جس کا نام آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) نے عبدالرحمٰن رکھا (جنید ہاشمی بی۔اے) اور پونے تین سال بعد 1913ء میں دوسرا لڑکا تولد ہوجس کا نام آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) نے عبدالرحیم رکھا (شبلی ایم کام) اور اس طرح آپ کی دعا کی قبولیت کا ہم نے نظارہ دیکھا۔**فالحمدلله علیٰ ذلک**‘‘(حیات نور۔صفحہ 430 تا432)

مکرم قاضی صاحب نے حضرت خلیفۂ اولؓ کی قبولیت دعا کے واقعات کے سلسلہ میں ایک اور واقعہ بیان کیا ہے۔آپ لکھتے ہیں:

’’لکھنؤ کے شیخ محمد عمر صاحب لاہور میڈیکل میں پڑھتے تھے (جو بعد میں ڈاکٹر محمد عمر صاحب کے نام سے سلسلہ احمدیہ کے ایک مخلص نامور ممبر جناب بابو عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر لاہور کے داماد ہوئے) طبیعت ابتدا ہی سے آزاد پائی تھی، کسی کے سامنے جھکتے نہ تھے، بلحاظ وضع قطع اور انداز گفتگو وہ کچھ نہ تھے جو باطن میں تھے، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد خوان، مہمان نواز، غربا مریضوں کے ہمدرد، وہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دعا کے لیے حاضر ہوتے تھے۔ان کی میڈیکل استادوں اور سربراہ سے نہیں بنتی تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ مجھے کوئی نہ کوئی نقص نکال کر فیل کر دیا جاتا ہے۔جب دو سال متواتر فیل قرار دیئے گئے تو دیدہ ودانستہ حضرت خلیفۂ اولؓ کے جذبات کو برانگیخت کرنے کے لئے ان کی محفل میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے واشگاف غیر مومنانہ الفاظ میں کہنے لگے: ’’خدایا تو ہے ہی نہیں یا ہے تو میڈیکل ممتحن کے سامنے اس کی پیش نہیں جاتی‘‘۔حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے سن لیا اور آنکھیں اُوپر اٹھا کر فرمایا:

’’**ہلا جی!**‘‘ (یعنی اچھا جی) اور پھر اپنے مطلب کے کام میں مشغول ہو گئے۔

اسی سال محمد عمر صاحب ڈاکٹر بن گئے اور کامیاب قرار پائے۔میرے پاس آئے کہ اب یہ خبر کس طرح پہنچاؤں اور کس منہ سے حاضر خدمت ہوں۔میں نے کہا: چلو چلتے ہیں۔میں نے بیٹھتے ہی عرض کر دیا کہ محمد عمر پاس ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

دیکھا میرے قادر خدا کی قدرت نمائی!‘‘(حیات نور۔صفحہ 432و433)

’’محترم شیخ عبداللطیف صاحب بٹالوی نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں مولوی غلام محمد صاحب امرتسری حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ’’دارلضعفا‘‘ اور سکول میں غریب طالب علم جو غالباً مالا بار کے تھے۔ان کے پاس سردی سے بچنے کیلئے کپڑے نہیں۔حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ہم ابھی دعا کرتے ہیں۔ چنانچہ دعا شروع فرمادی۔دوسرے یا تیسرے دن اٹلی کے اعلیٰ قسم کے کمبل آنے شروع ہو گئے اور جوں جوں آتے حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) تقسیم فرمادیتے۔جب نواں یا گیارہواں کمبل آیا تو آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) کی اہلیہ محترمہ حضرت اماں جی کو یہ کمبل بہت پسند آیا اور عرض کی کہ یہ کمبل تو ہم نہیں دیں گے۔حضرت نے مسکرا کر فرمایا کہ آج اکیس کمبل آنے تھے مگر اب نہیں آئیں گے۔ چنانچہ اس کے بعد کوئی کمبل نہیں آیا۔‘‘(حیات نور۔صفحہ 517)

بارش بند ہونے کی دعا:

محترم چودھری غلام محمد صاحب بی اے کا بیان ہے کہ:

’’1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگا تار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکانات گر گئے۔حضرت نوب محمد خاں صاحب مرحوم نے قادیان سے باہر نئی کوٹھی تعمیر کی تھی وہ بھی گر گئی۔آٹھویں یا نویں دن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کرنے کے بعد آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میں نے آج وہ دعا کی

ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ کی تھی۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی اس کے بعد بارش بند ہو گئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔'' (حیات نور۔صفحہ 441 و442)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے قبولیت دعا کے واقعات:

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:

پارٹیشن (partition) کے پریشانی کے دنوں کا واقعہ ہے کہ ایک دن عصر کے وقت آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) میرے پاس آئے، آپ کی آنکھیں سرخ اور متورّم تھیں، آواز میں رِقت تھی مگر اس پر پورا ضبط کئے ہوئے تھے۔ مجھے فرمانے لگے:

''صبح صبح عید ہے میں شائد آپ لوگوں کو ''عید'' دینی بھول جاؤں۔ کام کی مصروفیت غیر معمولی ہے اور مجھے موجودہ حالات کے متعلق شدید گھبراہٹ ہے۔ گو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری دعا کو سنا ہے اور اس کا یہ وعدہ ہے کہ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا۔'' میں سجدہ کی حالت میں تھا جس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت ملی ہے اور مجھے اس پر پورا ایمان ہے لیکن پھر بھی دعا کی سخت ضرورت ہے تم بھی درد سے دعائیں کرو۔ اللہ تعالیٰ تبلیغ کے راستے ہمیشہ کھلے رکھے۔''

میں نے آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کا یہ الہام و بشارت نوٹ کر لیا اور اس کے پورا ہونے کی منتظر رہنے لگی۔ آج آپ سب دیکھ رہے ہیں کہ وہ دعا اور پھر اس کو جواب جس میں بشارت تھی کسی خوبی اور کس خوبصورتی سے پورا ہوا۔ کس طرح قادیان سے نکلنے کے بعد پھر یہ ساری جمیعت ایک جھنڈے تلے جمع ہوئی اور پھر کس شان و شوکت سے اسلام کی تبلیغ چار دانگ عالم میں پہنچی، کس طرح زیادہ سے زیادہ حق کی تڑپ و جستجو رکھنے والے احمدیت کے اس دوسرے مرکز میں جوق در جوق پہنچے۔ **فالحمد اللہ علیٰ ذلک۔** (روزنامہ الفضل 26 مارچ فضل عمر نمبر 1966)

حضرت سیدہ مہر آپا رضی اللہ عنہا مزید تحریر فرماتی ہیں:

''ایک اَور واقعہ اسی زمانہ کا ہے جو اس مستجاب الدعوات کے شانِ نزول کا شاہد ہے۔ پارٹیشن (partition) کے بعد خاص مشکلات کا سامنا رہا۔ اسلام دشمنی کے سند یافتہ کب پیچھا چھوڑ سکتے تھے۔ محض اور محض احمدیت کی دشمنی کی بنا پر جب عزیز محترم میاں ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قید کر لیا گیا۔ آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کا پریشان ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) اس لحاظ سے ضرور مطمئن تھے کہ میرا بیٹا اور بھائی محض اس جرم میں ماخوذ ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں اور دین محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علمبردار ہیں اور دین کے راستہ میں آزمائش بھی سنت نبوی ہے۔

گرمیوں کے دن تھے اور پھر ربوہ کی گرمی! عشا کے وقت ہم حسبِ معمول صحن میں تھے۔ باوجود اُوپر کی منزل میں ہونے کے گرمی کی شدت میں کمی نہ تھی۔ رات کا کھانا ہم اکٹھے کھا رہے تھے اِس دوران میں آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) نے گرمی کی شدت اور اس سے بے چینی کا اظہار فرمایا۔ میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا: ''پتہ نہیں میاں ناصر (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ) اور میاں صاحب (حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کا اس گرمی میں کیا حال ہوگا؟ خدا معلوم انہیں وہاں (یعنی جیل میں) کوئی سہولت بھی میسر ہے یا نہیں؟ آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) نے جواباً فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے وہ صرف اس جرم پر ماخوذ ہیں کہ ان کا کوئی جرم نہیں اس لیے مجھے اپنے خدا پر کامل یقین و ایمان ہے کہ وہ جلد ہی ان پر فضل کرے گا۔''

اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ عشا کی نماز کیلئے کھڑے ہو گئے، گریہ و زاری کا وہ منظر میں بھول نہیں سکتی۔ میں اس کی کیفیت کو قلمبند نہیں کر سکتی جو

اس وقت میری آنکھوں نے دیکھا۔اس گریہ میں تڑپ اور بے قراری بھی تھی، اس میں ایمان ویقین کامل کا بھی مظاہرہ تھا،اس میں ناز اور ناز برداری کی سی کیفیات بھی تھیں۔ یہی منظر پھر میں نے تہجد کے وقت دیکھا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ دعائیں بلند آواز سے نہایت عجز اور رقت کے ساتھ مانگ رہے تھے... آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی دعا رات کے سکوت میں اس قدر بلند تھی کہ میں سمجھتی تھی کہ یہ آواز ہمارے ارد گرد بچوں کے گھروں تک ضرور پہنچی ہوگی۔

چنانچہ جب دن چڑھا اور ڈاک کا وقت ہوا تو پہلا تار جو ملا وہ یہ خوشخبری لئے ہوئے تھا کہ حضرت میاں صاحب، عزیز محترم میاں ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) رہا ہو چکے ہیں۔کتنی جلدی میرے خدا نے مجھے قبولیت دعا کا معجزہ دکھایا۔ الحمدللہ۔''(روزنامہ الفضل۔فضل عمر نمبر 26 مارچ 1966ء)

''حضرت مولوی عبدالمالک خان صاحب مرحوم ومغفور یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

''1939ء کا واقعہ ہے، میں فیروز پور میں متعین تھا۔مختصراً میں ان کی طرف سے یہ بیان کر دیتا ہوں۔ان کی بیگم صاحبہ بہت سخت بیمار ہوگئیں۔ بچے کی پیدائش کے نتیجہ میں ان کی بڑی بیٹی فرحت پیدا ہوئی تھیں جو آجکل حیدر آباد دکن میں ہیں۔اس کے نتیجے میں بے احتیاطی ہوئی، بخار چڑھ گیا جو انفیکشن (infection) کا بخار تھا۔اس زمانے میں تو ابھی پینسلین وغیرہ ایجاد نہیں ہوئی تھیں۔ بخار اکثر مہلک ثابت ہوا کرتا تھا اور 108 تک درجہ حرارت پہنچ گیا۔ وہ اپنی بیوی کو ہسپتال چھوڑ کر سیدھا قادیان بھاگے اور جا کر وہ کہتے ہیں کہ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا قصر خلافت کا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور کہا: مالک کس طرح آئے ہو؟ اور ساتھ ہی مجھے لے کر اندر ڈرائنگ روم میں چلے گئے جہاں حافظ مختار احمد صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ کیفیت ہے اور بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) نے دعا کی اور چند لمحے توقف فرمایا اور میرے بازو پر ہاتھ مار کر فرمایا مولوی صاحب! اب آپ کی بیوی کو بخار نہ ہوگا۔اس جگہ حضرت مختار احمد صاحب بھی تشریف فرما تھے۔حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ بشارت دی اور فرمایا آپ اب جا سکتے ہیں اس پر حضرت حافظ صاحب بھی میرے ہمراہ باہر تشریف لائے اور باہر نکل کر مجھے بتایا کہ آپ کی بیوی کا بخار پونے دس بجے ٹوٹا ہوگا کیونکہ جس لمحہ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) نے آپ کو بشارت دی تھی اس وقت میں نے گھڑی دیکھی تو بعینہٖ اس وقت پونے دس کا وقت تھا اس لئے آپ جائیے اور جا کر دریافت کریں کہ یہ بخار کب ٹوٹا تھا؟ کہتے ہیں میں واپس پہنچا فیروز پور ہسپتال میں جو عیسائی ہاسپٹل (Hospital) تھا وہاں کی عیسائی لیڈی ڈاکٹر سے انہوں نے کہا کہ میری بیوی ٹھیک ہو چکی ہے اور میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس کا بخار پونے دس بجے ٹوٹا تھا؟ اس نے کہا تمہیں کیسے پتا کہ یہ ٹھیک ہوگئی ہے اور تمہیں کیسے پتا کہ پونے دس بجے ٹوٹا ہے؟ انہوں نے کہا: میں قادیان سے آرہا ہوں اس طرح میں نے دعا کی درخواست کی تھی، یہ واقعہ ہوا ہے اِس لیے مجھے یقین ہے۔شاید اس اُمید پر کہ یہ بات جھوٹی نکلے وہ اسی وقت، حالانکہ ملاقات کا وقت نہیں تھا ان کو ساتھ لے کر یعنی مولوی عبدالمالک خان صاحب کو ساتھ لے کر،ان کے کمرے میں گئی اور بخار کا چارٹ دیکھا۔ عین نو بج کر پینتالیس منٹ پر بخار نارمل ہوا تھا اور وہ چارٹ گواہ بنا ہوا کھڑا تھا۔''

(خطبہ عیدالفطر 27 اپریل 1990ء)

محترم سعدیہ خانم صاحبہ اہلیہ محترم عبدالقیوم خان کمپونڈر ربوہ لکھتی ہیں:۔

''1949ء کی بات ہے کہ میری لڑکی جو اس وقت صرف دو سال کی تھی۔اس کے پاؤں کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی پر شدید چوٹ آنے سے ہڈی کو سخت نقصان پہنچا اور زخم بڑھتے بڑھتے ناسور کی شکل اختیار کر گیا۔ ہم اس وقت راولپنڈی میں تھے۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں، حکیموں، جراحوں اور نائیوں سے علاج کروایا مگر کسی سے اِفاقہ نہ ہوا اور ڈاکٹروں نے خطرہ ظاہر کیا کہ کہیں لڑکی کی ٹانگ نہ کاٹنی پڑے۔ہمیں لڑکی کے بارہ میں سخت تشویش

تھی۔ اُوپر سے زخم مل جاتا لیکن پھر مہینہ بیس دن کے بعد انگلی کی ہڈی سے پیپ بہنے لگتی۔ بے شمار دوائیں کھلائی گئیں۔ اسی عرصہ کے دوران ہمیں اپنی ڈاکٹری کی دکان کے سلسلہ میں ضلع ہزارہ میں رہنے کا موقع ملا۔ ایک دفعہ پھر پہلے کی طرح پیپ بہنے لگی۔ عصر کی نماز کا وقت تھا اور میں نماز پڑھ رہی تھی کہ وہاں کی پہاڑی عورتوں نے لڑکی کے والد کو مشورہ دیا کہ آپ اس کو فلاں خانقاہ پر لے جائیں اور وہاں کی مٹی سے دو تین دفعہ نہلائیں۔ لڑکی کے والد تو خاموش رہے لیکن جب نماز پڑھتے ہوئے یہ آواز میرے کان میں پڑی تو میرا دھیان اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی طرف پھر گیا اور میں نے نماز میں بڑے عجز و انکسار سے دعا کی کہ اے رحیم و غفور آقا! لڑکی کو صحت دے۔ میں نے لڑکی کے والد سے کہا کہ اگر لڑکی مرتی ہے تو مر جائے ہم اپنا ایمان کیوں خراب کریں، خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے وہ صحت دے گا۔ میں حضور اقدس (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں دعا کے لئے لکھوں گی۔ سوا سی دن میں نے حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا اور دو تین ہفتے متواتر لکھتی رہی اور حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی طرف سے جواب بھی ملتا رہا۔ قدرت خداوند تعالیٰ کہ جو دوائی ہم بیسیوں دفعہ لگا چکے تھے اسی دوائی سے زخم بھر گیا اور کچھ دنوں میں کامل طور پر شفاء ہوگئی اور بفضلہٖ تعالیٰ لڑکی اب تک بالکل ٹھیک اور تندرست ہے۔ **فالحمد للہ علیٰ ذلک۔**

(ماہنامہ مصباح ستمبر 1962ء)

محترمہ سعدیہ خانم لکھتی ہیں:

''میرا لڑکا روز پیدائش سے ہی بیمار اور کمزور رہنے لگا تھا۔ یہ 1955ء کی بات ہے صرف بیس دن کا تھا کہ اسے نمونیہ ہوا اور پھر سال ڈیڑھ سال کے اندر چار دفعہ لگا تار اس کا حملہ ہوا۔ علاج معالجہ میں کمی نہ تھی لیکن آئے دن اس کی بیماری سے سخت پریشانی رہتی تھی۔ ایک دن عصر کے وقت جبکہ حضور نے نماز پڑھانے کے لیے آنا تھا میرے میاں بچے کو لے گئے۔ جب حضور قصر خلافت سے باہر تشریف لائے تو میرے میاں نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ حضور دعا فرما دیں۔ اس پر حضور نے ازراہ شفقت بچے کی کمر پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی اور پھر بفضلہٖ تعالیٰ بچہ اس موذی بیماری سے تندرست ہوگیا اور آج تک اس کے دوبارہ حملہ سے محفوظ ہے۔ فالحمد للہ۔''

(ماہنامہ مصباح ستمبر 1962ء)

محترمہ سعدیہ خانم صاحبہ تحریر کرتی ہیں:

''میری ایک ہمشیرہ کے شادی کے سات سال بعد ایک لڑکا ہوا وہ بھی ایک سال کا تھا کہ فوت ہوگیا۔ شادی کو بارھواں سال ہو چکا تھا اور کوئی بچہ نہ تھا۔ میں نے حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں دعا کے لئے تفصیلی خط لکھا کہ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) میری ہمشیرہ کا میاں بھی اکیلا ہے نہ اس کا کوئی بھائی ہے نہ بہن ہے، نہ ماں نہ باپ ہیں۔ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اولاد کی نعمت سے نوازے۔ الحمد للہ کہ درخواست دعا کے پورے ایک سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو چاند جیسی لڑکی عطا فرمائی۔''

(ماہنامہ مصباح ستمبر 1962ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی دعا کا معجزانہ اثر:

مکرم ملک حبیب اللہ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز لکھتے ہیں:

''شجاع آباد کے قیام کے دوران مجھے ایک ایسا مرض لاحق ہوگیا جس نے مجھے بالکل نڈھال اور مردہ کی مانند کر دیا۔ تھوڑے تھوڑے دنوں کے بعد پیٹ میں اتنا شدید درد اٹھتا کہ میں بے ہوش ہو جاتا۔ تقریباً دو سال میں نے ہر قسم کے علاج کئے لیکن حالت خراب ہوگئی۔ آخر تنگ آ کر میں نے امرتسر کے سرکاری ہسپتال میں داخلہ لے لیا۔ وہاں ٹیسٹ ہوئے اور یہ فیصلہ ہوا کہ میرے پتّا اور اپینڈکس ہر دو کا اپریشن ہوگا۔ اس سے مجھے گھبراہٹ پیدا ہوئی اور میں ایک دن بلا اجازت ہسپتال سے چلا گیا اور قادیان پہنچا اور حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا عرض کیا حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) نے توجہ سے سن کر فرمایا کہ آپ کو اپنڈے سائٹس تو قطعاً نہیں ہاں پتّے میں نقص ہے آپ

علاج کرائیں میں دعا کروں گا انشاء اللہ آرام آجائے گا۔ اس کے بعد مجھے یقین ہوگیا کہ میں تندرست ہوجاؤں گا۔ چنانچہ میں اپنی ملازمت پر واپس چلا آیا اور ملتان کے ایک حکیم صاحب سے معمولی ادویات لے کر استعمال کرنا شروع کیں۔ تین چار ماہ کے بعد بیماری کا نام ونشان بھی نہ رہا۔ حالانکہ اس سے قبل تقریباً دو سال یونانی اور انگریزی ادویات استعمال کر چکا تھا۔ یہ صرف حضور کی معجزانہ دعا کا نتیجہ تھا جس نے میرے جیسے مردہ کی مانند مریض کو شفا یاب کر دیا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے آج تک مجھے پیٹ کی تکلیف نہیں ہوئی۔ حالانکہ غذا کے معاملہ میں سخت بدپرہیزی کرتا رہا ہوں۔''

(روزنامہ الفضل 20 مارچ 1966ء)

مکرم سیٹھ عبداللہ بھائی اللہ دین صاحب لکھتے ہیں:

''1918ء میں میں نے اپنے لڑکے علی محمد صاحب اور سیٹھ اللہ دین ابراہیم بھائی نے اپنے لڑکے فاضل بھائی کو تعلیم کے لیے قادیان روانہ کیا۔ علی محمد نے 1920ء میں میٹرک پاس کر لیا ان کو لندن جانا تھا۔ دونوں لڑکے مکان میں واپس آنے کی تیاری کر رہے تھے کہ یکا یک فاضل بھائی کو TYPHOID بخار ہوگیا تو ہاسٹل کے معزز ڈاکٹر جناب حشمت اللہ صاحب اور حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ ان سے ہوسکا سب کچھ کیا طبیعت درست بھی ہوگئی مگر بدپرہیزی کے سبب پھر ایسی بگڑی کہ زندگی کی کوئی امید نہ رہی۔ جب یہ خبر حضرت امیر المومنین (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کو پہنچی تو حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) خود بورڈنگ میں تشریف لائے اور بہت دیر تک دعا فرمائی۔ اس کی طبیعت معجزانہ طور پر سدھرنے لگی اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے فاضل بھائی کو نئی زندگی حاصل ہوگئی۔ یقیناً حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ موت نہیں ٹلتی مگر دعا سے۔ یہ حقیقت ہم نے صاف طور پر اپنی نظر سے دیکھ لی۔ الحمد للہ'' (الحکم دسمبر 1939ء)

مکرم سیٹھ عبداللہ بھائی اللہ دین صاحب لکھتے ہیں:

''اسی طرح ایک اور واقعہ ہوا۔ میری تیسری لڑکی عزیزہ ہاجرہ بیگم کے پیٹ میں یکا یک درد ہوگیا۔ ہم نے اپنے قریب رہنے والے سرکاری خطاب یافتہ ڈاکٹر کو جو آنریری مجسٹریٹ بھی ہے بلوایا۔ انہوں نے دیکھ کر کہا کہ لڑکی کے پیٹ میں پیپ ہوگیا ہے فوراً آپریشن (operation) کر کے نکال دینا چاہئے ورنہ جان کا خطرہ ہے وہ دسمبر کا مہینہ تھا۔ مجھے قادیان سالانہ جلسہ پر ایک دو روز میں جانا تھا اور یہاں یہ حالت ہوگئی۔ پھر ہم نے یہاں کے ہاسپٹل (Hospital) کے بڑے یورپین ڈاکٹر کو بلوایا اس نے خوب معائنہ کیا اور کہا کہ نہ پیپ ہے اور نہ آپریشن کی ضرورت۔ ہم سب یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور خدا تعالیٰ کا شکر کیا لیکن وہ ڈاکٹر اپنی رائے پر ہی اڑا رہا کہ پیپ یقیناً ہے۔ فوراً آپریشن کی ضرورت ہے اس کے بغیر اگر یہ لڑکی بچ جائے تو میں اپنی ڈاکٹری چھوڑ دوں گا لیکن ہم نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی میں دوسرے روز قادیان روانہ ہوگیا۔ وہاں سے واپس آنے تک لڑکی اچھی رہی مگر اس کے بعد یکا یک لڑکی کی ناف میں سوراخ ہوگیا اور اِس قدر پیپ نکلا کہ جس کی کوئی حد نہیں رہی۔ ہم نے پھر اسی ڈاکٹر کو بلوایا جس نے کہا تھا کہ پیپ ہے۔ اب ہم آپریشن کے لئے بھی رضامند ہوگئے مگر اس نے کہا کہ لڑکی کی حالت بہت نازک ہوگئی ہے۔ اب آپریشن کا وقت نہ رہا۔ اب وہ کیس HOPELESS ہوگیا۔ ہم نے فوراً ایک تار حضرت امیر المومنین (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں اور دوسرا الفضل کو روانہ کیا اور پھر ایک بار حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی دعا کا معجزانہ نتیجہ دیکھا کہ بغیر کسی ڈاکٹری علاج کے صرف ایک معمولی دوائی کی۔ دوائی سے میری پیاری لڑکی کامل صحت پا گئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔'' (الحکم دسمبر 1939ء)

مکرم سیٹھ عبداللہ بھائی اللہ دین صاحب لکھتے ہیں:

''حضرت امیر المومنین (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کے ارشاد کے مطابق میں نے اپنے لڑکے علی محمد سلمہٗ I.C.S. کے لئے لندن روانہ کیا۔ وہاں ان کو پہلے M.A. کی ڈگری حاصل کرنا ضروری تھا۔ مگر M.A. میں اس قدر دیر ہوگئی کہ I.C.S. کے لئے موقع نہ رہا۔ M.A کے سات

مضامین میں سے چھ تو انہوں نے پاس کر لئے مگر آخری مضمون CONSTITIONAL LAW AND CONSTITUTIONAL HISTORY میں متواتر فیل ہوتے گئے اس لئے وہ بیزار ہوکر واپس گھر آنا چاہتے تھے۔ ان کو سات سال کا عرصہ ہو گیا تھا اس لئے میں نے حضرت امیر المومنین (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) سے ان کو واپس بلا لینے کی اجازت چاہی مگر حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ان کا نام پاس ہونے والوں کی فہرست میں دیکھا ہے اس لئے انشاء اللہ یہ یقیناً پاس ہو کر آئیں گے۔ میں نے ان کو یہ سارا حال لکھ کر پھر کوشش کرنے کو کہا اس پر انہوں نے پھر ایک بار کوشش کی مگر پھر بھی فیل ہو گئے۔ یہ بے حد پریشان تھے کہ اب آئندہ کیا کیا جائے۔ ان کے استاد کو جب معلوم ہوا کہ پھر فیل ہو گئے تو اس نے تحقیق کی۔ معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کا وہاں کیا کرشمہ ہوا کہ ایک دو روز میں ان کو یونیورسٹی کی طرف سے اطلاع ملی کہ آپ کے فیل ہونے کی خبر غلط تھی آپ پاس ہو گئے ہو۔

یہ بہت خوش ہوئے اور سمجھ گئے یہ محض خدا تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کا خواب پورا کرنے کیلئے ان پر یہ فضل کیا ہے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کا شکر یہ ادا کیا اور ڈگری حاصل کر کے حج کا موقع تھا اس لئے واپس ہوتے ہوئے حج کر کے الحاج علی محمد اُیم۔اے بن کر ہم کو آملے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔''

(الحکم دسمبر 1939ء)

مکرم سیٹھ عبداللہ بھائی اللہ دین صاحب لکھتے ہیں:

''ہماری تجارتی فرم میں ہم چاروں بھائی مختلف کام دیکھتے تھے۔ خان بہادر احمد الہ دین بھائی سیمنٹ اور کوئلہ کا کام دیکھتے تھے۔ غلام حسین بھائی ایس اور سوڈا کا کام دیکھتے تھے۔ قاسم علی بھائی دفتر میں بوٹس ہڈی کا۔

میں جب احمدی ہوا تب سے مجھے حضرت امیر المومنین کی دعاؤں کی تاثیرات کا خوب علم تھا اس لئے میرے ذمہ جو کام تھا اس کی ترقی کے لئے حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) سے دعائیں کرواتا رہتا تھا اور حضور کی خدمت میں ماہوار ایک سو روپیہ نذرانہ روانہ کرتا رہتا تھا جس کے طفیل ہماری فرم کو سالانہ اوسطاً دس ہزار روپیہ منافع ہوا کرتا تھا۔ میرے بھائی قاسم علی اہل حدیث ہو گئے اور میری مخالفت شروع کر دی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو امرت سر سے بلوایا کر خوب مخالفت کروائی جس میں میرے غلام حسین بھائی بھی شریک ہو گئے۔ اب یہ دونوں بھائی میں جو کام دیکھتا تھا اس میں دخل دینے لگے اور میں جو ماہوار رقم قادیان روانہ کرتا تھا اس کے متعلق اعتراض کرنے لگے اِس لئے میں نے روپیہ بھیجنا موقوف کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہماری فرم کا جو دس ہزار روپیہ منافع ہوتا تھا وہ جاتا رہا بلکہ نقصان ہوتا رہا۔ آخر وہ وقت آیا کہ ہماری فرم نے تجارت ترک کر دی...... میں نے حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) سے آگے کے مطابق دعا کروانی شروع کی اور ماہوار آگے جو ایک سو روپیہ روانہ کرتا تھا اس کے عوض دو سو روپیہ روانہ کرنے لگا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم کو سالانہ اوسطاً پندرہ ہزار منافع ہونے لگا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ (الحکم دسمبر 1939ء)

(جاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔)

اعلانِ دُعا

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا۔ نومولود کا نام ''سید احمد عطاء السلام'' رکھا گیا ہے۔ قارئین سے نومولود کی صحت و سلامتی اور نیک خادم دین بننے کے لئے عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔ نومولود میر احمد اشرف صاحب کا پوتا اور ڈاکٹر کریم احمد صاحب آف فیض آباد کا نواسا ہے۔ (میر احمد اسلم۔ حیدر آباد)

خلافت حاصلِ ایماں

(خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان)

خلافت حاصلِ ایماں خلافت حاصلِ ایقاں
خلافت منبعِ عرفاں خلافت رحمت رحماں
خلافت پوشش عُریاں خلافت عظمتِ انساں
خلافت قاتلِ شیطاں خلافت فاتحِ غیراں

ایک رُوحانی عالم باعمل انسان کے اقوال واعمال کی ایک جھلک

(سیرت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ)

(ازقلم محترم حضرت مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری سابق ایڈیٹر اخبار بدروسابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان)

(مرسلہ عبدالباسط قمر بقاپوری)

(جنوری 2009 میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جامعہ احمدیہ یوکے کی ایک کلاس ایم ٹی اے پر نشر ہوئی۔ اس کلاس میں ایک طالبِ علم نے سیرت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے تعلق سے اپنی تقریر میں مختصراً چندایک واقعات سنائے۔ اس میں ایک واقعہ مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری کا بھی بیان کردہ تھا۔ حضور انور نے اس مضمون پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سیرت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے تعلق سے اور بھی واقعات ہیں اُن کو بھی مضمون میں شامل کیا جاسکتا تھا۔ حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری درویش قادیان کا تحریر کردہ سیرت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ پر مکمل مضمون قارئین مشکوٰۃ کے افادہ کے شائع کیا جارہاہے۔ یہ مضمون پہلی بار الفرقان ربوہ۔ ستمبرا کتوبر 1961 کے شمارہ میں شائع ہوا تھا جسکو مکرم عبد الباسط قمر بقاپوری ابن مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری حال مقیم ٹورانٹو کینیڈا نے تلاش کر کے بھجوایا ہے)

---

17 مارچ 1944 کی شام کسی صورت میں بھلائی نہیں جاسکتی جبکہ آسمانِ احمدیت کا ایک درخشندہ ستارہ غروب ہوگیا اور ہم لوگ ایک نہایت ہی بلند پایہ شخصیت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوگئے۔ اِنّا لِلّٰہ و اِنّا اِلیہ راجعون۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ قادیان کی چند رُوح رواں ہستیوں میں سے ایک محبوب ہستی تھے۔ غریبوں کے غمگسار، محتاجوں، یتیموں، بے کسوں کی پناہ اور اُن کے لئے بہترین سہارا۔ مُتّقی، پرہیزگار، مشفق، مربی، مہمان نواز، کامیاب مناظر، فصیح البیان مقرر، قوم کے سچے خیر خواہ، اعلیٰ درجہ کے منتظم، متواضع، سادہ اور غریب مزاج، با اخلاق، پُر وقار و پُررعب رفتار و گفتار کے مالک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق، حدیث شریف کے متبحّر عالم اور پھر عالم باعمل انسان۔!! غرضیکہ حضرت میر صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ اسلام و احمدیت کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔

اگرچہ اِس عاجز کو زمانہء طالب علمی ہی میں مختلف مواقع پر آپؓ کے احسانات سے بہرہ اندوز ہونے کا موقع ملا مگر 1937 میں جب آپ مدرسہ احمدیہ میں بطور ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے اور اِس عاجز کو 1939 میں مولوی فاضل پاس کر لینے کے بعد اگلے ہی سال آپ ہی کے زیرِ سایہ مدرسہ احمدیہ میں تعلیم دینے کی خدمت بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی تو آپ کو زیادہ قریب سے مطالعہ کرنے اور براہِ راست آپ کے احسانات کے زیرِنگیں ہونے کا موقع ملا۔ مجھے 8 نومبر 1940 کا جمعہ کا مبارک دن بخوبی یاد ہے جبکہ گیارہ بجے کے قریب یہ عاجز مسجد مبارک کے نیچے سے گزر کر احمدیہ چوک کی طرف جارہا تھا حضرت میر صاحبؓ نے جو مسجد مبارک کے سامنے بازار ہی میں جنوب مشرق کی طرف کھڑے تھے اِس عاجز کو دیکھ کر یاد فرمایا۔ میں نے سنا نہیں، اور آگے نکل گیا۔ ایک آدمی کو پیچھے بلانے کے لئے بھیجا۔ جلد لوٹا، معذرت کی اور مجسّم سوال بن کر کھڑا ہوگیا۔ فرمایا۔۔۔ ''آجکل کیا کام کرتے ہیں؟'' عرض کیا ''فارغ ہوں''۔ فرمایا ''اگر کوئی کام بتایا جائے تو کریں گے؟'' عرض کیا: ''حکم کی بجا آوری میرے لئے عین سعادت ہوگی''۔ فرمایا ''اچھا پھر کل سکول آجائیں!!''۔ جرأت کر کے عرض کیا ''حضرت کام کس قسم کا ہوگا؟'' فرمایا ''یہی پڑھانے کا۔''

چنانچہ اگلے روز مورخہ 9 نومبر 1940 مدرسہ احمدیہ پہنچ گیا۔ ازراہ نوازش سکول میں پڑھانے کا ٹائم ٹیبل دیا اور اللہ کا نام لے کر اِس عاجز نے یہ کام شروع کر دیا!! بس یہ تھا میرا مدرسہ احمدیہ میں پہلا تقرر جس کے لئے

درخواست تک دینے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ میرے محسن نے خود ہی یاد فرمایا اور یہ خدمت سپرد کی!! ۔۔۔۔۔۔۔ اس کے بعد آپ کی شفقتوں کا سِلسلہ جاری رہا۔ وقتاً فوقتاً ایسا فرماتے کہ جس کلاس میں یہ عاجز پڑھا رہا ہوتا اُس کلاس میں تشریف لے آتے۔ خود کُرسی پر بیٹھ جاتے اور یہ عاجز پڑھاتا رہتا۔ اسی طرح عملی طور پر تربیت اور اس عاجز کی حوصلہ افزائی فرماتے۔!!

........................(۲)........................

مدرسہ احمدیہ میں تقرری کے بعد دوسرے تعلیمی سال کے آغاز ہی میں سب کلاسوں کو عربی صرف و نحو کا مضمون پڑھانے کے لئے اِس عاجز کو حکم دیا۔ یہ ایّام دوسری جنگِ عظیم کے تھے۔ صرف و نحو کی جو مصری کتابیں مدرسہ احمدیہ میں بطور نصاب مقرر تھیں اُن دنوں ہندوستان میں نایاب تھیں۔ حکم دیا کہ ان کا اُردو ترجمہ کریں ہم شائع کردیں گے چنانچہ اِس عاجز نے پہلے **دروس النحویہ** حصّہ دوم کا ترجمہ کیا جسے آپ کے حکم اور خرچ سے **القواعدالکلیه** کے نام سے شائع کیا گیا۔ اور **دروس النحویه** حصّہ چہارم کا ترجمہ کرکے **الفرائدا لغالیة** حصّہ اوّل اور دوم کے نام سے 75-75 صفحہ کے دو رسالے شائع کئے گئے۔ اِن ہر دو کتب کے تراجم کے سلسلہ میں مشکل مقامات کی تشریح و توضیح کے لئے جب بھی حاضر ہوا بڑی ہی محبت اور عمدہ پیرایہ میں نحوی مسائل کی وضاحت فرمائی۔ اس طرح مدرسہ کے طلباء کے لئے کتاب کی نایابی کی دقّت بھی رفع ہوگئی اور اِس عاجز کو بھی ایک علمی خدمت بجالانے کا موقع بہم پہنچا دیا۔!!

---------------(۳)---------------

آپؓ ایک جیّد عالم ہونے کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے منتظم بھی تھے۔ آپ کو ڈسپلن کا بڑا خیال رہتا تھا۔ اِس جہت سے سکول میں طلبہ کی خاص نگرانی فرماتے۔ لڑکوں کی تعلیم، مطالعہ اور ورزش کے اوقات سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانے کی تلقین فرماتے۔ یہ عاجز بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں مقیم چھوٹی عمر کے لڑکوں کا ٹیوٹر تھا جن کا نسبتاً زیادہ خیال رکھتے۔ بسا اوقات اِس عاجز کو اپنے پاس بُلا کر بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں خاص ہدایات سے نوازتے اور بہتر طور پر تربیت کے متعدد طریقوں کی راہنمائی فرماتے۔ اِس بات کی ہمیشہ تاکید فرماتے کہ بچّے کسی وقت بھی فارغ نہ رہیں اور بورڈنگ میں ہر وقت ٹیوٹر کی براہِ راست نگرانی میں سب کام کریں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے رمضان شریف کے دن تھے، لڑکے شام کے کھانے سے فارغ ہو چکے تھے۔ ابھی عشاء کی اذان نہیں ہوئی تھی۔ تھوڑا فراغت کا وقت پا کر لڑکے کھیلنے کُودنے لگے اور کچھ شور بھی ہوا۔ فوراً اِس عاجز کو مہمانخانہ میں طلب فرمایا۔ میرے حاضر ہونے پر حکم دیا کہ کھانہ کھا لینے کے بعد عشاء کی نماز تک جو فارغ وقت ہوتا ہے اس میں سب بچوں کو ایک کمرہ میں جمع کر کے اخبار الفضل کے آخر میں جو ''ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں'' روزانہ شائع ہوتی ہیں وہ بچوں سے پڑھائی جایا کریں۔ چنانچہ اس ہدایت پر دیر تک عمل ہوتا رہا۔

---------------(۴)---------------

مدرسہ احمدیہ کے طلبہ کی عام تعلیمی ترقی کے ساتھ آپؓ کو اس بات کا بڑا خیال رہتا تھا کہ اس درسگاہ کے تمام طالب علم عمدگی سے تقریر کرنا بھی سیکھ جائیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ جو قوم سٹیج پر قابض ہوجاتی ہے دُنیا میں غلبہ پاتی ہے۔ اُن دنوں ہٹلر اور چرچل کا شہرہ تھا اُن کی مثال دیکر فرماتے دیکھو ہٹلر کی ایک تقریر ساری جرمن قوم میں زندگی کی روح پھونک دیتی ہے اور چرچل کی ہر تقریر پر دُنیا کان دھرتی ہے۔ پھر سورۃ الرحمٰن سے **خلق الانسان علّمه البیان** کا حوالہ دیکر فرماتے تمام حیوانوں میں سے انسان ہی ایسا حیوان ہے جو خود سیکھ کر دوسروں کو سکھا سکتا ہے۔ یہی قوتِ بیان اسے دیگر حیوانوں سے ممتاز کرتی ہے۔ فرماتے ایک بندر کو خواہ برسوں کرتب سکھائے جائیں پھر اُسے جنگل میں چھوڑ دیا جائے تو کبھی ایسا نہیں ہوگا کہ وہ جنگل میں جائے اور سیکھے ہوئے کرتب دوسرے بندروں کو سکھانے لگے۔ فرمایا کرتے انسان کا بچہ ایسا نہیں وہ ہر بات سیکھ کر سکھانے کی صلاحیت رکھتا ہے اسلئے کوشش کرنی چاہئے کہ اِس قوّتِ بیانیہ کو خوب ترقی دی جائے اور تقریر میں ایسا ملکہ پیدا کیا جائے کہ

ماضی الضمیر کو پختہ دلائل کے ساتھ نہایت عمدگی سے بیان کیا جا سکے!!

پھر عملی رنگ میں آپ اس کے لئے ہر ممکن موقع پر ہونہار افراد کی حوصلہ افزائی بھی فرمایا کرتے تھے۔

---------------(۵)---------------

حضرت میر صاحب مرحوم و مغفور چونکہ خود بھی عالم باعمل بزرگ اور اسلام کی زندہ عملی تصویر تھے اسلئے آپ کو اِس بات کا بڑا خیال رہتا تھا کہ مدرسہ احمدیہ کے تمام طلبہ حقیقی معنوں میں عالم باعمل اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کے سچے خدمت گزار بنیں۔ اِس سلسلہ میں آپؓ نے صحنِ مدرسہ احمدیہ کی جنوبی اونچی دیوار پر نہایت جلی حروف میں اساتذہ وطلبہ مدرسہ احمدیہ کی زبان سے حسبِ ذیل عبارت لکھوادی تھی:۔

''اے ہمارے قادر مطلق سچے پادشاہ تو ہمیں عالم باعمل بنا۔ ہمیں دُنیا کے سب فکروں سے فارغ البال کر کے اپنے بندوں کی خدمت کے لئے وقف فرما۔۔۔۔۔!!

ہم ہیں تیرے عاجز بندے

اساتذہ وطلبہ مدرسہ احمدیہ''

گویا یہ تھا وہ نصب العین اور ماٹو جسے عملی رنگ میں سکول کے ہر طالب علم کے دل و دماغ میں راسخ کرنا چاہتے تھے!!

---------------(۶)---------------

آپ کی ہمیشہ یہی خواہش ہوتی کہ ہر شخص جو احمدی کہلاتا ہے وہ صحیح معنوں میں پکا اور سچا احمدی بنے۔ اپنے مواعظِ حسنہ میں احبابِ جماعت کو خطاب فرماتے ہوئے اکثر فرمایا کرتے ''احمدی کے معنے ہیں چھوٹا احمد اس لئے ہر احمدی کو چھوٹا احمدؐ بن کر اپنی زندگی گزارنی چاہیے۔'' اپنے متعلق فرماتے۔''میری حالت تو یہ ہے کہ بسا اوقات میں بازار میں جا رہا ہوتا ہوں اور اپنے نفس سے سوال کرتا ہوں کہ کیا میں احمدی ہوں؟ کیا میں احمد ثانی ہوں؟ کیا میرے چلنے پھرنے اور بول چال سے احمدؐ صادق کی تصویر نظر آتی ہے؟''

فرماتے ''اگر ہر احمدی اسی نہج پر اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے تو ہر چیز جہاں اس کے نفس کی اصلاح اور درستی کا بہترین ذریعہ ہے وہاں جماعتی لحاظ سے بھی بڑی ہی مفید اور سُودمند ہے۔''

---------------(۷)---------------

تقسیمِ مُلک سے قبل احبابِ قادیان کا یہ تعامل تھا کہ صبح کی نماز کے بعد اپنے اپنے گھروں میں بلند آواز سے قرآن کریم کی باقاعدہ بالالتزام تلاوت کرتے۔ صبح کے سہانے وقت میں ہر گھر سے کلامِ الٰہی کی تلاوت کی سریلی آوازیں بڑی پُر لطف اور رُوح پرور معلوم ہوتیں۔ نہ صرف گھروں میں بلکہ احمدیہ بازار کے دُکاندار اپنی دُکانوں پر ہی بیٹھ کر کلامِ پاک کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے۔ حضرت میر صاحبؓ کو یہ امر بڑا ہی مرغوب تھا۔ چنانچہ مکرمی مرزا عبد اللطیف صاحب درویش ابنِ مرزا مہتاب بیگ صاحب جو تقسیمِ ملک سے قبل اپنے والد صاحب کی دُکان موسومہ احمدیہ درزی خانہ میں کام کرتے تھے اور رات کے وقت بھی بسا اوقات اسی دُکان پر سو جایا کرتے اور فجر کی نماز ادا کر کے بالعموم دکان پر ہی آ کر تلاوتِ قرآن کریم کیا کرتے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ حضرت میر صاحب مرحوم سارے بازار میں چل رہے ہوتے اور جو دُکاندار تلاوتِ قرآن کریم نہ کر رہا ہوتا اُسے بڑی محبت سے فرماتے اُٹھو تلاوت کرو !! تلاوت کرو !! چنانچہ دوست اسکی فوری تعمیل میں لگ جاتے!!

---------------(۸)---------------

حضرت میر صاحبؓ کی زندگی بالکل سادہ اور ہر قسم کے تکلّفات سے بالکل پاک تھی۔ مکرمی مرزا عبد اللطیف صاحب درویش بیان کرتے ہیں کہ متعدد بار ایسا ہوا کہ صبح کے وقت میں اپنی دکان میں بیٹھا ہوتا حضرت میر صاحبؓ تشریف لاتے اور ایک دوجگہ سے پھٹی ہوئی اپنی قمیض یا سلوار مجھے دیتے اور فرماتے۔۔ لطیف! اِس کو سی دو۔ چنانچہ میں تعمیل کرتا۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ سلوار اس طرح زیادہ پھٹ چکی تھی کہ اس کو سیدھا سیا جانا ممکن نہ تھا۔ میں نے عرض کیا حضور! پیوند کے بغیر اِس کی سلائی ممکن نہیں!! فرمایا بے شک

پیوند لگا دیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیوند لگے کپڑے پہن لیا کرتے تھے !!اللہ اللہ یہ سادگی اور یہ محبت رسول ﷺ اور سنتِ نبوی کی اتباع!!

یاد رہے آپ کی یہ حالت ناداری کی وجہ سے نہ تھی بلکہ اُسی سخاوت اور غریب پروری کی وجہ سے تھی جو یؤثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ کا رنگ رکھتی تھی۔

-----------(۹)-----------

محتاجوں، بے سہارا افراد، یتامیٰ و مساکین کی خبر گیری اور اُن کی پرورش سے آپ کو خاص لگاؤ اور دلچسپی تھی۔ ''دارالشیوخ'' کے نام سے اپنی ذاتی ذمہ داری پر آپ نے ایک مستقل شعبہ کھول رکھا تھا جس میں بیسیوں محتاج، بے کس اور بے سہارا افراد کے علاوہ ایک بڑی تعداد یتامیٰ و مساکین کی پرورش پاتی تھی۔ نیم بورڈنگ کی صورت میں زیرِ تربیت نوعمر بچوں کی نگرانی کے لیئے ایک باقاعدہ تنخواہ دار ٹیوٹر رکھا ہوا تھا۔ سب کے گزارے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے وافر سامان کر دیتا جو حضرت میر صاحبؓ کی توجہ الی اللہ وشفقت علیٰ خلق اللہ کا نتیجہ تھا!! ''مد'' جسے حضرت میر صاحب مرحوم متعدد بار اپنی حسابی چٹوں میں استعمال فرماتے بفضلہٖ تعالیٰ ہمیشہ ہی بھرپور رہی۔ آپ کی زندگی میں اس میں کبھی کمی نہیں آئی!!

-----------(۱۰)-----------

آپؓ کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت عشق کا رنگ رکھتی تھی۔ حدیث کے متبحّر عالم تھے۔ حدیث شریف کا درس دینا آپ کا محبوب مشغلہ اور مطالعہ حدیث آپ کی رُوحانی غذا اور راحتِ جان تھی۔ درس دیتے ہوئے بات بات پر رقّت طاری ہو جاتی اور محبتّ و عشق میں ڈوبے ہوئے الفاظ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرماتے اور ساتھ ہی آبدیدہ بھی ہو جاتے، آواز بھرّا جاتی اور بڑے درد اور سوز سے بات کو مکمل فرماتے۔ درس دینے کا انداز ایسا پاکیزہ، دلکش اور مسحُور کُن ہوتا کہ ہر شخص بڑی توجہّ اور غیر معمولی دلچسپی کے ساتھ سُنتا۔ جُوں جُوں سُنتا اُس کی بھوک تیز ہوتی چلی جاتی۔ آواز میں ایسی تاثیر یوں معلوم ہوتا کہ گویا ایک ایک لفظ دل کی گہرائیوں سے نکل رہا ہے اور سیدھا دلوں تک پہنچ رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق و محبتّ آپ کی زبان اور آپ کے نورانی چہرے سے عیاں ہوتی!! اللّٰھمّ اغفر لہ وارفع درجاتہ‘ فی اعلیٰ علینّ وارزقہ و شفاعۃ حبیبہ ۔!!

اکثر فرمایا کرتے:۔

''جب کبھی میں غمگین ہوتا ہوں تو گھر چلا جاتا ہوں۔ علیحدگی میں بیٹھ کر بخاری شریف کھول لیتا ہوں۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس حالات پڑھتا ہوں، حضورؐ کے ارشادات کا مطالعہ کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔بس میرا سارا غم، سارا اندوہ دُور ہو جاتا ہے!!''

عُشّاقِ رسول اللہؐ پر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں!!

-----------(۱۱)-----------

حضرت میر صاحبؓ حدیث شریف کے درس میں بیسیوں معرفت کے نکات کے ساتھ مخصوص انداز میں تاریخِ اسلام کے متعدد واقعات نہایت دلنشیں طریق پر بیان فرماتے۔ مثلاً جب اِس قسم کی حدیث آتی کہ:۔

''لو ودت ان اُقْتُلَ فی سبیل اللّٰہ ثم احیَ ثمّ اُقتل ثم احیَ ثمّ اُقتلَ''

تو فی سبیل اللہ شہادت کی ارفع شان بیان کرتے اور فرماتے درحقیقت وہ انسان جو اپنے تئیں لاشیئے محض قرار دیتے ہوئے سب کچھ خدا ہی کی ذات کو سمجھے اس کی ہر دم یہی تمنّا ہوا کرتی ہے کہ جس طرح ہو میں اپنے محبوب کی خوشنودی حاصل کروں اور اُس کی راہ میں فنا ہو جاؤں ایسے لوگ نفس کی قربانی دینے میں لذّت محسوس کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار کی شہادت کے بعد اِسی بناء پر پھر زندگی اور فنا کی خواہش کرتے ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی راہ میں جان کی قربانی دے دینا کوئی معمولی بات نہیں۔ فرماتے جب کبھی میں حضرت صاحبزادہ سیدّ عبداللطیفؓ کی شہادت کا تصوّر کرتا ہوں تو میرے دل میں اُن کے پختہ ایمان اور انکی عظمت کی قدر بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ جب میں خود اِس بات پر غور کرتا ہوں کہ کیا اِس قسم کی قربانی میں کرسکتا ہوں تو اِس راہ میں اپنے آپ کو کمزور پاتا

ہوں اسلئے کہ جس قسم کے صبر وثبات کا نمونہ حضرت شہید مرحوم نے دکھایا ہر کس وناکس سے ممکن نہیں کہ ایسا کر سکے !! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ اور اپنے لئے حضرت عائشہؓ سے اُن کے حجرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں قبر کی جگہ کی درخواست بڑے رقّت انگیز پیرایہ میں اکثر بیان فرماتے ۔ اِسی موقع پر حضرت عمرؓ کی اُس عجیب دُعا کا بھی ذکر فرمایا کرتے جو میری یادداشت کے مطابق کچھ اِن الفاظ میں بیان کرتے کہ حضرت عمرؓ نے دُعا فرمائی تھی

''اللّٰھمّ ارزقنی شھادۃ فی سبیلک فی مدینۃ رسولک ''

اے اللہ مجھے اپنے رسولؐ کے مقدس شہر (مدینہ) میں اپنی راہ میں شہادت عطا فرما۔!

فرماتے بظاہر یہ دُعا بڑی خطرناک معلوم ہوتی ہے کیونکہ آپؓ خلیفہ تھے اور مدینہ شریف اسلام کا مرکز اور دار الخلافہ تھا، ظاہر میں اس دُعا کی قبولیت کا مطلب یہ تھا کہ مرکزِ اسلام شدید خطرہ میں پڑ جائے !! مگر یہ دُعا سچّے دل اور خاص تڑپ پر مبنی تھی اسلئے خدا نے اُن کی اِس آرزو کو بھی پوُرا کر دیا اور مرکز اِسلام کو بھی محفوظ رکھا۔اس کے بعد حضورؓ کا ابولوٗلوٗ کے ہاتھوں شہادت پانے کا واقعہ تفصیل سے بیان فرماتے اور بڑی رقّت کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں دفن ہونے کی درخواست کا ذکر فرماتے ۔

---------------(۱۲)---------------

سیدّنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار شریف پر جا کر دُعا کرنے کے سلسلہ میں فرمایا کرتے کہ وہاں جا کر اس طرح دُعا کرنی چاہیے کہ:۔

''اے اللہ ! تیرا یہ محبوب اور پیارا بندہ تھا۔ جب تک اس دُنیا میں رہا وہ تیرے دین کی خدمت واشاعت کے لئے ہر طرح کوشش کرتا رہا۔اس کے دل میں کچھ نیک تمنّائیں تھیں اور کچھ مقاصد تھے۔اب وہ تیرے پاس پہنچ چکا ہے۔اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ان نیک تمنّاؤں اور اعلیٰ نیک مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں !!۔'' (آمین)

یہ ہیں اُس عظیم المرتبت عالم باعمل بزرگ کے ذکرِ خیر کی چند باتیں جو **اذکروا امر تاکم بالخیر** کے ارشادِ نبوی کی تعمیل میں اور اپنے محسن کے احسانات کی شکر گزاری کے جذبہ سے سپردِ قلم کی گئی ہیں۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت میر صاحب مرحومؓ کو اپنے قرب میں اعلیٰ وارفع مقام پر فائز کرے اور ایسا ہو کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے پاک بندے حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کے دل میں حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق تھا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ساری جماعت کے دوستوں کے دل میں ایسا ہی محبت رسول اللہ ﷺ کا جذبہ پیدا کردے اور ہر احمدی کہلانے والا اپنی عملی زندگی میں حضرت میر صاحبؓ کی نصیحت کے مطابق فی الواقع احمدؐ ثانی بن جائے۔

اللّٰھمّ اٰمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

(بشکریہ الفرقان ستمبر اکتوبر 1961 صفحہ 27 تا 34)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصراہ العزیز نے از راہِ شفقت امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا 41واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا 32 واں سالانہ اجتماع 19 ، 20 ، 21 اکتوبر 2010ء بروزِ منگل، بدھ، جمعرات کو قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

جملہ صوبائی/زونل/مقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اسی طرح خدام و اطفال کو اس اجتماع کے جملہ پروگراموں میں شامل کرنے کے لئے بھی ابھی سے تیار کریں تاکہ اجتماع کے موقعہ پر وہ مؤثر اور معیاری رنگ میں اپنا پروگرام پیش کر سکیں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

خلافت سے وابستگی

(شبیر احمد یعقوب مبلغ سلسلہ جڑ چرلہ)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا (نور:۵۶)

ترجمہ : اور جو دین اس نے ان کیلئے پسند کیا ہے وہ ان کیلئے اُسے مضبوطی سے قائم کردے گا اور اُن کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کیلئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔(از تفسیر صغیر)

دراصل قوموں کی احیاء و بقا نشو ونما اور خوشحالی کا راز اُن کی مضبوط مرکزی تنظیم اور اُن کا غیر متزلزل یقین اور اس کے باہمت لیڈر کی قیادت میں مضمر ہے۔اگرچہ دنیا میں بہت سے نظام پائے جاتے ہیں جو مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں مگر بہترین نظام وہ ہے جس کی بنیاد خود خدا تعالیٰ نے رکھی ہے۔اسلام نے ایسے نظام کو خلافت کے نام سے موسوم فرمایا ہے جو مسلمانوں کے اتحاد کا واحد ذریعہ اور حصار ہے۔

قارئین کرام! جب ہم تاریخ اسلام پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قرون اولیٰ میں مسلمانوں نے خلافت سے وابستگی کی بدولت عظیم الشان فوائد حاصل کئے اور بڑی بڑی حکومتوں کو فتح کیا اور مسلمان انتہائی برق رفتاری سے روحانی و دنیاوی ترقیات کی شاہراہ پر گامزن ہوئے ۔چنانچہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اہل عرب اور مسلمان اور سب صحابہ اس فکر میں تھے کہ اب امت مسلمہ کا کیا بنے گا ؟آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد جو واقعات رونما ہوئے ہیں اس کا نقشہ مولانا عبدالکریم صاحب یوں کھینچتے ہیں :

''مختلف قبیلے اور مختلف گروہ زکوٰۃ کے تارک اور منکر ہوگئے ایک طرف مسیلمہ کذاب نے رسالت کا دعویٰ کیا تھا۔لاکھ سے زیادہ جمعیت فراہم کر لی تھی دوسری طرف ایک عورت سجاح نامی نے بھی نبوت کا دعویٰ کر کے بہت سی فوج جمع کر لی تھی۔ادھر اَسْود عَنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا اس کے ساتھ بھی بہت سی فوج تھی۔منافقوں کا بڑا بھاری گروہ الگ موجود تھا......غرض ایک نہایت خطرناک اور پُر آشوب وقت تھا ایسے خطرناک اور جان جوکھوں کے وقت میں کس نے پھر اسلام کو زندہ کیا؟کس نے پھر مرجھانے والی شاخ کو تازہ کیا؟ جس مشن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۳ سال میں پورا کیا اس کو کس نے تباہی سے بچایا ؟ کس کے تعجب انگیز استقامت نے اس بارگراں کو اٹھایا؟ کوئی تاریخ اس سے انکار نہیں کرسکتی کہ ایسے زلزلہ ڈالنے والے زمانے میں حضرت ابوبکرؓ کی جان توڑ کوششوں نے پھر اسلام کو زندہ کیا۔انہی کے اَبرِ فیض نے ملّت کے خشک ہونے والے درخت کو سیراب اور شاداب کیا۔

(خلافت راشدہ حصہ اوّل صفحہ ۳۳،۳۴)

موجودہ دَور میں پھر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اپنے وعدہ :

" وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ "

کے مطابق خلافت کو منہاج نبوت پر قائم فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر مہر ثبت فرمائی۔قرونِ اولیٰ کے بعد مسلمان خلافت جیسی نعمت عظمیٰ سے محروم ہونے کے باعث رفتہ رفتہ قعرِ مذلّت میں جا گرے اور ایسے گرے کہ خود اٹھنے کی طاقت باقی نہ رہی جسکو سننے اور پڑھنے سے حسرت و یاس کی جھلک ٹپکتی ہے جیسا کہ علامہ اقبال نے مسلمانوں کی بگڑی ہوئی حالت کو دیکھکر افسوس کے ساتھ یہ کہا تھا کہ :

تا خلافت کی بناء دنیا میں ہو پھر اُستوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اَسلاف کا قلب و جگر

ایک اخبار کے مطابق :-

''دنیا کا ہر پانچواں انسان مسلمان ہے لیکن اس کے برعکس سیاسی و مذہبی سطح پر کوئی اتفاق و اتحاد نہیں اور مسلمان ملکوں کی حیثیت ایک منتشر اور

باہم دست وگریباں گروہ کی سی ہے۔ایک متحدہ اور متفقہ امت مسلمہ کا کوئی وجود نہیں جس کا ایک مرکز ہو اور جس کے مقاصد میں یکسانیت ہو۔''

(اخبار جنگ جنوری ۱۹۹۲)

حقیقت یہی ہے کہ مسلمانوں کی تعداد اس وقت دنیا میں کروڑوں تک پہنچی ہوئی ہے۔ان کے پاس نہ اموال کی کمی ہے نہ نفوس کی قلت ہے لیکن ان کا کوئی واجب الاطاعت امام نہ ہونے کی وجہ سے ان کے اعمال کوئی مثبت نتیجہ برآمد نہیں کرتے۔اس کے برعکس ایک احمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہے کہ ''اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ'' آج احمدی ایک ہاتھ پر جمع ہیں اس لئے ان کی حقیر اور کمزور مساعی میں بھی خدا تعالیٰ برکت پر برکت نازل کر رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ خلافت سے وابستگی کی اہمیت کے بارے میں تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :

''پس مبارک ہیں وہ افراد جو ہمیشہ دامنِ خلافت سے وابستہ رہ کر غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں حسب توفیق حصہ پاتے ہیں۔''

(الحکم ۷ مارچ ۱۹۱۴)

قارئین کرام اس بات سے بخوبی واقف ہونگے کہ آج جماعت احمدیہ تبلیغ اسلام کا وہ مقدس فریضہ سرانجام دے رہی ہے جو دنیا کی کوئی بھی حکومت نہ کرسکی اور آج ہر احمدی دوست جو خلافت سے وابستہ ہیں بڑی سربلندی سے یہ اعلان کرسکتا ہے کہ آج ہمارے اعمال سے اکنافِ عالم میں ڈنکا بج رہا ہے اور ہر احمدی کا دل وجان آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز اور اس کے احسانات کے تئیں جذباتِ شکر سے لبریز ہے۔

ابتداء میں جماعت احمدیہ کی مخالفت مولویوں اور پنڈتوں اور پادریوں تک محدود تھی۔خود ساختہ ''امیر شریعت'' عطاء اللہ شاہ بخاری نے بڑی رعونت وتکبر سے کہا تھا کہ بڑوں بڑوں نے احمدیت کی مخالفت کا بیڑا اُٹھایا لیکن کسی نہ کسی وجہ سے وہ ناکام ونامراد ہوئے۔خدا تعالیٰ نے میرے مقدر میں یہ لکھ رکھا تھا کہ (نعوذ باللہ) میں احمدیت کو نیست ونابود کردوں۔مگر اس کے مقابل ہمارے خلیفہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ ''میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں۔''

قارئین ذرا غور کریں کہ امیر شریعت کتنی حسرتوں کے ساتھ اس جہاں سے گذر گیا لیکن احمدیت کا قافلہ بڑی شان وشوکت کے ساتھ خلیفۂ وقت کی قیادت میں کامیابی وکامرانی کی شاہراہ پر گامزن ہے اور دن دُگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے اور جماعت احمدیہ کا بچہ بچہ اس بات کا گواہ ہے کہ احمدیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک تناور درخت کی صورت اختیار کرگئی ہے اور قومیں اس کے ٹھنڈے سایہ تلے آرام کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت استخلاف میں اعمال صالحہ بجالانے والے مومنوں کو خلافت جیسی عظیم الشان نعمت کے وعدہ سے سرفراز فرمایا اور سمجھایا کہ اس نعمت کی حقیقی قدر کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ دین کو تمکنت عطا فرمائے گا اور مومنوں کے ہر خوف کو دُور کرکے اسے امن میں بدلتا رہے گا اور ان کیلئے اطمینان اور سکینت کے سامان پیدا کرتا چلا جائے گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ افراد جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

''میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ کتنے ہی عقلمند اور مدبر ہو اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔جب تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم اپنے امام کے پیچھے نہ چلو تم ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل نہیں کرسکتے۔پس اگر تم خدا کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے تمہارا اُٹھنا اور بیٹھنا کھڑا ہونا چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش رہنا میرے ماتحت ہو۔''

(الفضل ۷ مئی ۱۹۶۸)

آج جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ لوگوں کو دعوت دے کہ اے قیام خلافت کے خواہشمندو! اے امام الزمان کی بیعت کے متمنّی مسلمانو! خدا کے قائم کردہ خلافت کے جھنڈے تلے آجاؤ جو کہ سو سال سے زائد عرصہ ہوا تمہیں سخت دھوپ اور زمینی مصائب وآلام سے محفوظ رکھنے کے

لئے دن رات پکار رہی ہے۔ الحمدللہ کہ ہر سال مسلمان اور غیر مسلمان فوج در فوج جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر " یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا " کا نظارہ پیش کر رہے ہیں۔

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ افراد جماعت کو کیا ہی پیارے انداز میں مخاطب کر کے فرماتے ہیں :-

"اے عزیز بھائیو! جو مقامات قرب تمہیں عطا ہیں اگر انہیں قائم رکھنا چاہتے ہو اور روحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو خلیفۂ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا کیونکہ اگر یہ دامن چھوٹا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوٹ جائے گا۔" (الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۶۸)

سچ ہے کہ ؎

نہ جب تک کارواں میں ہو امام کارواں کوئی
نہیں ہوتا کسی کا اس جہاں میں پاسباں کوئی

آج جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر کی بابرکت قیادت میں غلبہ اسلام کی عظیم شاہراہ پر بڑی تیزی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی ہے اور جماعت احمدیہ کی فقید المثال قربانیوں سے اپنے اور بیگانے انگشت بدنداں ہیں۔ جوبلی فنڈ کی تحریک میں جماعت احمدیہ نے جو عملی نمونہ پیش کیا اس سے مخالفین احمدیت کی صفوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ مخالفین احمدیت اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ افراد جماعت احمدیہ خلافت احمدیہ سے وابستگی کی وجہ سے ترقی کے منازل طے کر رہے ہیں اور جس شخص نے بھی تعصب چھوڑ کر جماعت احمدیہ کا مطالعہ کیا وہ جلد ہی اس جماعت میں داخل ہوا اور یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ دنیا وہ دن دیکھ لے گی کہ لوائے احمدیت کے سایہ تلے تمام لوگ آئیں گے اور ایک انگلی کے اُٹھنے پر اٹھیں گے اور ایک انگلی کے گرنے پر بیٹھیں گے اور اُن کی ایک ہی آواز ہوگی۔

رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم
جماعت کا قائم ہے اس سے بھرم

براہِ کرم آپ ہم سے رابطہ کریں

اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہےکہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

"ریسرچ سیل" ایسی تمام کتب/اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لیکر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہےکہ ہمیں مطلع فرمائیں۔

آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہیگا۔ جزاکم اللہ خیراً

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: /مصنف/مرتب/مترجم کا نام: ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت: ناشر/طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

برائے رابطہ فون نمبر:

آفس: 0092476214953

Res.:0476214313، Mob.:03344290902

فیکس نمبر: 0092476211943

ای میل:

tahqeqi@yahoo.com,tahqeeq@gmail.com,
ayaz313@hotmail.com

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور ایک دنیا کا رجحان

(محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں اپنے اپنے وقت پر پوری شان کے ساتھ پوری ہوتی گئیں۔ اسی تسلسل میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی پیشگوئی بھی روزِ روشن کی طرح پوری ہوئی۔ اور ہر پیشگوئی جو اپنے وقت پر پوری ہوتی ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان بن جاتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت رکھنے والے ان نشانات کو سر آنکھوں سے لگاتے اور گواہی دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوگئی اور سجداتِ شکر بجالاتے ہیں مگر دوسرے لوگ جو بصیرت سے خالی ہیں اپنی بے بصیرتی کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ تاریخی لحاظ سے ۱۸۹۰ء کے آخر میں آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کا اس طرح ظہور ہوا۔ فرمایا :

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا
حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تم نے مسیحا بنا دیا

(تذکرہ صفحہ ۱۳۶، مطبوعہ قادیان جدید بحوالہ فتح اسلام)

اور لازمی طور پر حضرت عیسیٰ مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان میں بجسدِ عنصری زندہ رہنے کے عقیدہ کو غلط اور باطل قرار دیا ہے۔ اور اس مروّجہ عقیدہ کے خلاف سینکڑوں عقلی اور نقلی دلائل بھی مہیا فرمائے اور الہامات کے حوالے سے بھی بیان فرمایا۔ مگر خوش نصیبوں اور تقویٰ پر قدم مارنے والوں کے علاوہ دوسرے لوگوں نے نہ صرف اس اصلاح کا انکار کیا بلکہ حضرت اقدس علیہ السلام کی مخالفت زوروں سے کی۔ کفر کے فتوے لگائے۔ حیاتِ عیسیٰ اور وفاتِ مسیح کے موضوع پر بحث و مباحثہ تک ہوئے۔ چنانچہ اُس دَور ۱۸۹۱ تا ۱۹۰۸ کی تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں تو مناظرے مباحثے اور فتاویٰ کا محور یہی عقیدہ یا یہی مسئلہ ہوا کرتا تھا۔

اس عقیدہ حیاتِ عیسیٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سمجھایا کہ :-

''اس میں خدا کی ہتک ہے اگر وہ اپنے کام کے لئے ایک پُرانا آدمی سنبھال کر رکھ چھوڑے اور نیا آدمی نہ بنا سکے کیا جو صبح کی باسی روٹی رکھ کر شام کو کھائے اُسے امیر کہا جائے گا۔ یہ باسی روٹی رکھنے والے کی امارت نہیں بلکہ غربت کا ثبوت ہوگا۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ حضرت مسیح کو زندہ رکھا ہوا ہے تا کہ اس کے ذریعہ امت محمّدیہ کی اصلاح کرے ان کے کہنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ سے حضرت عیسیٰ جیسا انسان اتفاقاً بن گیا تھا جسے اس نے سنبھال کر رکھا ہوا ہے کہ جب دنیا میں فتنہ ہوگا تو اُسے نازل کرے گا مگر یہ غلط ہے جس طرح امیروں کا یہ کام ہوتا ہے کہ جو روٹی بچ رہے اُسے غریبوں میں بانٹ دیتے ہیں اور دوسرے وقت نیا کھانا تیار کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی ہر زمانہ کے مطابق نئے بندے پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو سنبھال کر زندہ رکھنا ہوتا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے انسان کو زندہ رکھتا مگر آپ تو فوت ہوگئے کیا دُنیا میں کوئی انسان ایسا ہے جو عمدہ دوا کو تو پھینک دے اور ادنیٰ دوا کو سنبھال کر رکھ چھوڑے اور پھر خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر عیسیٰؑ کو کیوں زندہ رکھا۔ (بالفاظ حضرت مصلح موعودؓ حضرت مسیح موعود کے کارنامے صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ رکھنے اور امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے بھیجنے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو سب سے بڑے معلّم تھے اور آپ کا کام اعلیٰ درجہ کا شاگرد پیدا کرنا تھا مگر کہا یہ جاتا ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ امت محمدیہ میں فتنہ ہوگا اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کوئی شاگرد پیدا نہ کر سکیں گے جو اس فتنہ کو دُور کر سکے مگر حضرت عیسیٰ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں سے تھے اس کام کے لئے لائے

جائیں گے۔

نیز اس عقیدہ میں امت محمدیہ کی بھی ہتک ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب سے نازک موقعہ پر خطرناک طور پر ناقابل ثابت ہوگی حتّٰی کہ دجال تو اس میں سے پیدا ہوگا مگر مسیح دوسری امت سے آئے گا۔

(حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے صفحہ ۱۰۴،۱۰۵)

چنانچہ اہمیت کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مضمون کو ہر طرح سمجھانے کی کوشش کی اور آپ کی تقریر اور تحریر میں ایسا محسوس ہونے لگا کہ حیاتِ مسیح کے عقیدہ کا ردّ کرنا اور وفاتِ مسیح کے عقیدہ کو قبول کرنے میں کچھ زیادتی ہو رہی ہے بعض وقت لوگوں کو غلط فہمی ہونے لگی کہ شاید آپ تفصیلی اسلوب کا لحاظ نہیں رکھ پا رہے ہیں حضرت مولانا غلام رسول راجیکی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ :-

ایک صاحب (ڈاکٹر عبد الحکیم آف جالندھر آف راہواں ضلع جالندھر) میرے ساتھ مہمان خانہ میں ٹھہرے ہوئے تھے دوران گفتگو انہوں نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تقریروں اور تحریروں میں وفاتِ مسیح کا بار بار ذکر کیوں کرتے ہیں؟ سالہا سال سے اس مسئلہ کے متعلق اپنی تقاریر اور کتب میں وضاحت کرتے رہے ہیں میرے خیال میں اس تکرار کی شاید یہ وجہ ہے کہ حضرت صاحب بھول جاتے ہیں اور خیال فرماتے ہیں کہ شاید اس سے پہلے اس مسئلہ کی وضاحت نہیں ہوئی اس لئے دوبارہ ضرورت ہے......حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ :-

بعض آدمیوں کے دل میں یہ خیال بھی پیدا ہوتا ہے کہ ہم جو بار بار وفاتِ مسیح علیہ السلام کا ذکر اپنی تحریروں اور تقریروں میں کرتے ہیں تو شاید یہ اس وجہ سے ہے کہ ہم بھول جاتے ہیں ورنہ اس تکرار کی کیا ضرورت ہے دراصل بات یہ ہے کہ ایسا خیال کرنے والا تو شاید ہماری نسبت یہ خیال کرتا ہوگا کہ ہم بھول جانے سے ایسا کرتے ہیں لیکن ہمارا تکرار سے اس مسئلہ کا ذکر کرنا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ پڑھنے والے اس کو نہ بھول جائیں۔

(حیات قدسی حصہ سوئم صفحہ ۹،۸ ذکر حبیب (مفتی صاحب) صفحہ ۲۴۶ ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۲۴،۱۲۵)

چونکہ امام مہدی کی بعثت کے کاموں میں ایک اہم کام کسرِ صلیب تھا اس لئے اس اہم کام کے لئے جو حربہ آپ نے استعمال فرمایا وہ خداداد تھا اور وہ یہی اہم مسئلہ تھا اسی وجہ سے آپ نے فرمایا:-

''اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سُنو اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اسکو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آئے ہوں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقات عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو اور پُرزور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دُنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے اس ستون کو پاش پاش کرو پھر نظر اُٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ بھی یہی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یورپ اور ایشیاء میں توحید کی ہوا چلا وے اس لئے اس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے **وَکَانَ وَعْدُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا اَنْتَ عَلَی الْحَقِّ الْمُبِیْنِ اَنْتَ مُصِیْبٌ وَ مُعِیْنٌ لِلْحَقِّ۔**

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۶۰-۵۶۱ طبع دوم بمطابق روحانی خزائن صفحہ ۴۰۲)

ایک جگہ یہ بھی نصیحت فرمائی بلکہ اپنی زندگی کی آخری تقریر میں یہ نصیحت فرمائی کہ :-

'' تم عیسیٰ کو مرنے دو کہ اس میں اسلام کی حیات ہے ایسا ہی عیسیٰ موسوی کی بجائے عیسیٰ محمدی کو آنے دو کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے۔''

(بدر ۲ جون ۱۹۰۸ بحوالہ ملفوظات جلد پنجم جدید صفحہ ۹۴ حاشیہ)

اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر آپ نے انعامی چیلنج بھی دیا اور سب سے پہلے آپ نے یہ چیلنج دیا کہ :

اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ تَوَفّی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذی روح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ایک ہزار روپے نقد دوں گا اور آئندہ اس کی کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کرلوں گا۔

(ازلہ اوہام صفحہ ۹۱۹ حصہ دوئم طبع اوّل بمطابق روحانی خزائن جلد سوئم صفحہ ۶۰۳)

ایک اور انعامی چیلنج دیتے ہوئے فرمایا:-

'' اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہ پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانے میں زمین کی طرف واپس آئیں گے اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپے تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور تمام کتابوں کا جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا جس طرح چاہیں تسلی کرلیں۔''

(کتاب البریہ صفحہ ۲۲۵ حاشیہ مطبوعہ ربوہ نیز تاریخ احمدیت جلد دوئم جدید صفحہ ۶)

انعامی رقم اور چیلنج کا یہ واقعہ اب ۲۰۱۰ سے ایک سو بیس سال پرانا ہونے کی وجہ سے مالیت کو حقیر نہیں سمجھا جاسکتا تاہم اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر اس انعامی چیلنج کے لگ بھگ ایک سو سال بعد جب خلافت رابعہ کا دور تھا تو وقت کے امام نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پھر اسے جدید طور پر اس طرح اعادہ فرمایا کہ اگر اب بھی کوئی چاہے تو حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُتار کر دکھا دے تو ہر ایسے شخص کو اور جتنے لوگ بھی آگے بڑھ بڑھ کر دکھائیں گے ہر فرد کو فرداً فرداً ایک ایک کروڑ روپیہ انعام دیا جائے گا کسی کو تقسیم کر کے انعامی رقم نہیں دیا جائے گا۔ اگر عیسیٰ جیسے پاکیزہ وجود کو نہ دکھا سکیں تب بھی انعام کی یہ رقم ایک ایک کروڑ روپیہ اس طرح بھی وہ لے سکتے ہیں کہ کم از کم دجال کے گدھے کو ہی دکھا دیں۔

بہرحال احیاء دین اور اقامت شریعت کا خدائی منصب حاصل کرنے والے کا غم تھا تو اسی مسئلہ کی وجہ سے تھا اور راحت بھی تھی تو اسی مثبت پہلو کی وجہ سے تھی۔ چنانچہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ :

'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ سَیر میں فرمایا تھا کہ اگر حضرت مسیح کی قبر کو کھولا جائے اور اب آپ کی نعش نکل آئے اور ہاتھ پاؤں پر صلیب کے نشانات ملیں تو مجھے اس قدر خوشی ہو کہ اگر کوئی شخص خوشی سے مرسکتا ہے تو میں اس دن مر جاؤں گا۔''

(الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۵ منقول از حضرت حافظ روشن علی سیرت و سوانح مؤلفہ سلطان احمد پیرکوٹی)

حیاتِ عیسیٰ کا جھوٹا عقیدہ نفرت کے ساتھ چھوڑ دینے کی پیشگوئی کی آخری حد تیسری صدی (۱۹۰۳ء سے) قرار دی گئی ہے مگر اب ایک صدی ہی گزری ہے کہ اس مسئلہ کو چھوڑ دیا گیا ہے جماعت احمدیہ کی مخالفت اس مسئلہ کے تعلق سے نہیں کی جارہی حالانکہ اب بھی یہ مسئلہ اسلام کے لئے حیات کا ضامن ہے۔

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو فرقاں سر بسر
اس کے مرجانے کی دیتا ہے خبر
(درثمین)

تحریک جدید کی دوسری ششماہی

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ وعدہ جات چندہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر 31 اکتوبر کو اختتام پذیر ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے چھ ماہ گذر چکے ہیں اور صدفی صد وصولی کے ٹارگیٹ کو پورا کرنے کے لئے اب صرف چھ ماہ ہی باقی بچے ہیں۔ امراء، صدران کرام، سرکل انچارج صاحبان اور سیکرٹریان تحریک جدید کی خدمت میں ان کے زون / سرکل کی جماعتوں کے بقایا سابقہ اور وعدہ سال رواں کے بالمقابل ۳۰ اپریل تک ہونے والی وصولی کی پوزیشن بذریعہ ڈاک بھجوائی جارہی ہے۔ واضح رہے کہ چندہ کی جلد تر ادائیگی کے نتیجہ میں جہاں سلسلہ کو روزمرّہ کے ضروری اخراجات میں سہولت ہوتی ہے وہاں خود چندہ ادا کرنے والوں کو بھی نیکی میں سبقت کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اسی لئے بانی تحریک جدید سیدنا حضرت المصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک جدید کے ہر چندہ دہندہ کو اس بات کا مکلّف کیا ہے کہ:۔

''احباب کو کوشش کرنی چاہئے کہ جلد تحریک جدید کا چندہ ادا ہو۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی نہیں کہ اس کو چھوڑا جائے۔'' (خطاب از مجلس مشاورت فرمودہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء)

''اس تمہید کے بعد تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں اور تحریک کرتا ہوں کہ دوست زیادہ سے زیادہ اس میں چندہ لکھوائیں اور پھر اسے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔'' (خطبہء جمعہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

چندہ تحریک جدید کے بیشتر اخراجات کا تعلق چونکہ اکناف عالم میں تبلیغ و اشاعت دین سے ہے اس لئے حضور نے سیکریٹران مال کو بھی تاکید کی ہے کہ:

''چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کے لئے فوراً روپیہ کی ضرورت ہے سیکریٹروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ روپیہ جمع نہ رکھیں بلکہ ساتھ ساتھ فنانشل سیکریٹری (جواب وکیل المال کہلاتا ہے) کے نام بھجواتے رہیں۔ (کتاب مالی قربانیاں صفحہ ۴۳)

جملہ امراء و صدران کرام، سرکل انچارج صاحبان اور سیکریٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ مخلصین جماعت سے اس وعدوں کی صدفی صد وصولی کے سلسلہ میں ابھی سے مؤثر اور پُرزور کوششیں شروع کریں تا کہ ان کی جماعت صدفی صد ادائیگی کرنے والی خوش نصیب جماعتوں کی فہرست میں شامل ہو کر پیارے آقا کی مقبول دُعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کرسکے۔ وباللہ التوفیق۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو بار آور کرے اور تمام مخلصین جماعت کو اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ آمین (وکیل المال تحریک جدید)

مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا ذکر خیر

(مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور)

مؤرخ احمدیت حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب ہم سے جدا ہو کر غفور و رحیم خدا کے پاس چلے گئے جب بھی تاریخ احمدیت کا ذکر ہوگا ان کا اس نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا اور وہ تاریخ میں تا قیامت زندہ رہیں گے۔ جون 1993ء کی بات ہے کہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مقدس جلسہ حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوا اس میں آپ تشریف لائے۔ کیا مسکراتا ہوا چہرہ تھا۔ آپ حلقہ کے ہر چھوٹے بڑے سے اس طرح محبت، پیار اور شفقت سے ملے جیسے دو حقیقی بھائی مل رہے ہیں۔ حلقہ کے احباب کیا انصار کیا خدام کیا اطفال سب ہی ان کو دردِ دل سے یاد کرتے ہیں اور ان کی وفات پر مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں گے۔ وہ تاریخ احمدیت کا عظیم خزانہ تھے اس کے بعد وہ کئی بار حلقہ میں تشریف لائے اس حلقہ کے احباب سے انہیں خاص لگاؤ تھا وہ ہمیشہ ہی ہمارے حلقہ کو دعاؤں میں یاد رکھتے رہے۔ اپنے ایک خط جو کہ یکم جولائی 1993ء کا ہے میں لکھا :-

''آپ کا نوازش محبت اور ارسال فرمودہ نہایت بیش قیمت علمی خزانہ کا شکریہ ادا کرنے کو الفاظ نہیں''

''تیرے اس لطف کی اللہ ہی جزا دے ساقی''

آپ مبارک باد کے لائق ہیں کہ آپ کی قیادت میں حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن کا قافلہ حق و صداقت، برق رفتاری سے شاہراہ ترقی پر گامزن ہے۔ خدا تعالیٰ آپ بزرگوں کی روح القدس سے تائید فرمائے اور کوششوں میں بے پناہ برکت بخشے تا کہ ہمارا محبوب وطن جلد حق و صداقت کے نُور سے منارہ نور بن جائے اور ہر احمدی خدا کے فضلوں کا منادی ثابت ہو۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہر نوع سے پریشانیوں سے محفوظ رکھے بیش از بیش خدمات کی توفیق بخشے جملہ مخلصین جماعت کی خدمت میں محبت بھرا سلام اور دلی شکریہ پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ نوازش''

اب ایسی بابرکت ہستی کو کون بھول سکتا ہے۔ایک واقعہ تحریر کرتا ہوں خاکسار کے ایک بزرگ رفیق الحاج خلیل الرحمٰن خان صاحب پشاور میں رہائش رکھتے تھے ملاقات کے علاوہ خاکسار کی ان سے خط وکتابت بھی رہی ایک خط میں انہوں نے اپنی زندگی کے پورے حالات سے تعارف کروایا۔ اتفاق سے وہ خط میرے پاس محفوظ تھا مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت کو کسی ذریعہ سے معلوم ہوگیا چنانچہ آپ نے وہ خط مجھ سے فوری حاصل کرلیا تاکہ تاریخ احمدیت کا حصہ بن سکے یہ ۱۸رستمبر ۱۹۹۶ء کی بات ہے اس طرح دن رات محنت کر کے احمدیت کی تاریخ مرتب کرتے تھے دن رات آپ لائبریری میں یا اپنے دفتر میں ریسرچ کرتے رہتے۔خاکسار نے برطانیہ میں ان کو کسی نہ کسی لائبریری میں دیکھا یا پھر بیت الفضل میں نماز پڑھتے اور جماعت کرتے دیکھا۔مکرم ومحترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب ایک عظیم انسان تھے آپ نے چار خلافتوں کے دَور کو دیکھا۔خلفائے وقت کی اطاعت میں متعدد جماعتی خدمات سرانجام دینے کی سعادت حاصل کی اور ان کی نوازشات کے مورد قرار پانے کی سعادت حاصل کی۔آپ کو خلفاء سے عشق کی حد تک محبت تھی۔موجودہ زمانے میں خلافت کے سامنے ہر چیز سرنگوں سمجھتے تھے جب کوئی ان سے دعا کے لئے درخواست کرتا تو کہتے میں تو خلافت کا چاکر ہوں دعاؤں کیلئے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف رجوع کرنے کی ہدایت کرتے تھے ان کے اس فعل سے ہی ان کی خلافت سے وابستگی اور وفاداری عیاں ہے۔آپ بے شمار خوبیوں اور صلاحیتوں کے مالک تھے ان میں سے ایک صلاحیت حوالہ جات نوک بزبان ہونا ہے۔حضرت مولوی صاحب اس خوبی سے بھی آراستہ تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ۲۳راکتوبر ۱۹۸۲ء کو مسجد مبارک ربوہ میں مجلس عرفان میں فرمایا :-

’’حضرت مولوی دوست محمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حوالوں کے بادشاہ ہیں۔ایسی جلدی ان کو حوالہ ملتا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ سب قومی اسمبلی میں پیش ہوئے تھے تو وہاں بعض غیر از جماعت دوستوں نے آپس میں تبصرہ کیا اور بعض احمدی دوستوں کو بتایا کہ ہمیں تو کوئی سمجھ نہیں آتی ہمارے اتنے موٹے موٹے مولوی ہیں ان کو ایک ایک حوالہ ڈھونڈنے کے لئے کئی کئی دن لگ جاتے ہیں لیکن ان کا پتلا دبلا سا مولوی ہے منٹ میں حوالے نکال کر پیش کر دیتا ہے۔

(روزنامہ الفضل ۱۱جون ۱۹۸۳ء)

آپ کی چالیس سے زائد کتب مختلف موضوعات پر چھپ چکی ہیں جن میں سے بعض کا دیگر زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔قومی اسمبلی پاکستان میں ۱۹۷۴ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی قیادت میں جو وفد اسمبلی میں گیا تھا اس میں بھی آپ کو شمولیت کی سعادت ملی آپ کی دینی خدمات کا سلسلہ بہت وسیع ہے۔آپ ادبی دینی اور روایتی رکھ رکھاؤ والی شخصیت تھے۔تحریر وتقریر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص ملکہ عطا فرمایا ہوا تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود کا زمانہ قلمی جہاد کا ہے اس طرف ہر لحمہ توجہ مبذول کرواتے۔

آپ اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں :-

اللہ تعالیٰ ہم سب کو محض اپنے فضل کے ساتھ خلیفۂ وقت کے چاکر اور غلام کی حیثیت سے زندگی کے آخری سانس تک اپنے جملہ دینی و دنیاوی فرائض کی مقبول رنگ میں بجا آوری کی توفیق عطا کرے۔

کھڑا ہوں روزِ محشر خاکساروں کی قطاروں میں
ہمارا نام بھی شامل ہو تیرے جاں نثاروں میں

اپنے ایک خط مورخہ ۶ نومبر ۲۰۰۶ء میں لکھتے ہیں :-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی الفاظ میں عید کی سو مبارک دعا ہے کہ خداوند کریم آپ سب بزرگوں اور بھائیوں پر تادیر اپنا سایہ رحمت رکھے۔آمین۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پیغام سب دوستوں کی خدمت میں پہنچائیں۔فرمایا :-

’’میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ ایک آدمی باخدا اور متقی ہو تو اس کی سات

پشت تک خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت کرتا ہے۔
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۶۲)

قبل ازیں اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی ہے، میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا ان میں کثرت بخشوں گا۔
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۰۰)

اس اشتہار کے تین سال بعد جماعت احمدیہ قائم ہوئی جس میں پہلے دن چالیس بزرگوں نے بیعت کی اور وہ دن قریب ہیں جب دنیا بھر کے دوسرے مذاہب اور فرقے اقلیت میں بدل جائیں گے اور احمدی کثرت میں۔ یہ اصل عالمی جوبلی ہے جس کے لئے دعاؤں، دعوت الی اللہ اور پاک نمونہ اور مقدس اخلاق کی ضرورت ہے۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی وصیت ہے:

حشر کے روز نہ کرنا ہمیں رُسوا و خراب
پیارو آموختۂ درسِ وفا خام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جنوری 2010ء)

ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

''چونکہ خلافت کا انتخاب عقل انسانی کا کام نہیں۔ عقل نہیں تجویز کرسکتی کہ کس کے قویٰ قوی ہیں۔ کس میں قوت انسانیت کامل طور پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے جناب الٰہی نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض۔ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے۔'' (حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ ۲۵۵)

جلسہ ہائے یومِ مسیح موعود

چنور ضلع کھم: (از محمد مصطفیٰ کنڈوری) مورخہ ۲۳ مارچ کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ یومِ مسیح موعود منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں خاکسار نے یومِ مسیح موعود کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

پرسونی نیپال: (از امام حسین معلم سلسلہ) مورخہ ۲۳ مارچ کو جلسہ یومِ مسیح موعود مکرم یونس احمد صاحب نیشنل صدر نیپال کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم ثمین احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم رحمت اللہ صاحب اور مکرم اکرام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نیپال نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کی مناسبت سے خدام واطفال کے مابین ایک کرکٹ میچ بھی کرایا گیا۔

مرشد آباد: (از محمد رضوان مبلغ سلسلہ) مرشد آباد ضلع کی درج ذیل جماعتوں میں جلسہ یومِ مسیح موعود منعقد کیا گیا:

برھم پور، ابراھیم پور، گوبند پور، اجگر پاڑا، کشب پور، کمار پور، باتھا نگاچی، ضرور، بایا ول نگر، گاتلہ، نرج پور، کرتنیا پاڑا، چران گاندی، جلّھی، سری رام پور، تالگرام، صادل، پلکھ نڈی۔

شولاپور: (از عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج) مورخہ ۲۳ مارچ کو مکرم محمد اسماعیل صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یومِ مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ خاکسار اور مکرم انصار علی معلم سلسلہ نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ کل ۵۰ افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ اسی طرح سرکل ھذا کی درج ذیل جماعتوں میں بھی ان جماعتوں میں تعینات معلمین کی رپورٹوں کے مطابق جلسہ یومِ مسیح موعود منعقد کیا گیا:

پونا شہر، ماتن ھلہ، وڈگاؤں، سانگولی کاٹی، مالونڈلی، گولپلی، یاولی، کورپلہ، پٹھان بستی، پنچولی، بوروٹی، کھسندی، امرے پاگے

شورت: (از سجاد احمد پڈر ناظم تربیت) مورخہ ۲۳ مارچ کو جامع مسجد میں مکرم ماسٹر نذیر احمد عادل صاحب کی صدارت میں جلسہ یومِ مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ مکرم ماسٹر عبدالغنی ڈار صاحب، مکرم مولوی عبدالسلام انور صاحب، مکرم مولوی غلام حسن ڈار صاحب، مکرم مولوی ایاز رشید میر صاحب اور مکرم ارشاد احمد صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بھوٹان: (از سید فہیم احمد نیشنل صدر) مورخہ ۲۳ مارچ کو مسجد احمدیہ جے گاؤں میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ یومِ مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ مکرم صغیر احمد صاحب، مکرم عبدالجلیل صاحب معلم سلسلہ اور مکرم مقصود احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے بعثت مسیح موعود کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس جلسہ میں کل ۱۶۵ افراد نے شرکت کی۔

بڑہ پورہ: (از سید آفاق احمد معلم سلسلہ) مورخہ ۲۸ مارچ کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم عبدالغنی صاحب زونل امیر جلسہ یومِ مسیح موعود منعقد کیا گیا عزیزم ارسلان احمد، مکرم سید ابوالقاسم صاحب، مکرم سید اشرف احمد صاحب نے تقاریر کیں اور خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ صدر صاحب کے اختتامی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

یاری پورہ: (از رضوان اقبال خان قائد مجلس) مورخہ ۲۳ مارچ کو مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک قائمقام امیر جماعت کی صدارت میں جلسہ یومِ مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ عزیزم آفاق نثار خان، مکرم مولوی ایاز رشید مبلغ سلسلہ حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دہری لیوٹ: (از بشیر احمد محمود معلم سلسلہ) مورخہ ۲۳ مارچ کو جلسہ یومِ مسیح موعود منعقد کیا گیا جسمیں مکرم ماسٹر غلام احمد، مولوی عبدالمنان عاجز، مولوی بشارت احمد محمود، ماسٹر عبدالرحمٰن بھٹی اور مکرم محمد عاظم بھٹی نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ جلسہ کے بعد تواضع کا انتظام بھی کیا گیا۔ اسی طرح مورخہ ۲۴ مارچ کو لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام بھی جلسہ منعقد کیا گیا۔

گوالیار: (از رئیس الدین خان مبلغ انچارج مدھیہ پردیش) مورخہ ۲۳ مارچ کو جلسہ یومِ مسیح موعود خاکسار کی صدارت میں منعقد کیا گیا جسمیں کافی تعداد میں افراد جماعت نے شرکت کی۔ مکرم عبدالہادی فاروقی مبلغ سلسلہ اور مکرم شمس الحق نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سلباڑی گھاٹ: (از مرزا انعام الکبیر معلم سلسلہ) مورخہ ۲۴ مارچ کو جلسہ یومِ مسیح موعود مکرم مفسر علی صدر جماعت کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ مکرم ابوطاہر منڈل مبلغ سلسلہ نے پہلی تقریر کی۔ اس تقریر کے دوران غیر از جماعت احباب اپنی چٹائیاں لیکے جلسہ سننے کے لئے آئے۔ دوسری تقریر خاکسار نے کی۔ آخر میں دُعا ہوئی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں احمدی اور غیر احمدی قریباً سو افراد شریک ہوئے اور گھروں میں بھی غیر از جماعت احباب جلسہ سنتے رہے۔ جلسہ کے بعد مقامی جماعت کے احباب کی طرف سے طعام کا انتظام بھی کیا گیا۔

ملکی رپورٹیں

حلقہ مبارک قادیان: (از نورالدین زعیم حلقہ)

14-4-2010 کو حلقہ مبارک کے خدام کو ایک سائیکل ٹور کے انعقاد کرنے کا موقعہ ملا۔ یہ ٹور بٹالہ روڈ پر اس مقام تک کا تھا جہاں حضرت مسیح موعودؑ بغرض سیر جایا کرتے تھے اور جہاں لاہور سے لاتے وقت آپؑ کا جسد مبارک کچھ دیر رکھا گیا تھا۔ کیونکہ تاریخی اور برکت ہر لحاظ سے یہ جگہ اپنے اندر ایک خاص اہمیت رکھتی ہے اس لئے اس ٹور کے لئے اس جگہ کو چنا گیا۔ اس ٹور میں حلقہ سے کل 21 خدام نے حصہ لیا۔ جس میں 17 سائیکل سوار اور تین موٹر سائیکل سوار شامل تھے۔ کیونکہ ساتھ ہی کلوجمیعا کا پروگرام بھی رکھا گیا تھا اس لئے ہر جانے والا خادم اپنے ساتھ دوپہر کا کھانا گھر سے بنا کر لے گیا تھا۔ منتخب مذکور مقام پر پہنچ کر خدام نے سب سے پہلے اُس جگہ کا وقارِعمل کیا اور تمام ایریا کو جھاڑو دے کر اور پانی کا چھڑکاو کر کے صاف کیا۔ اس کے بعد ایک مختصر سا جلسہ کیا گیا جس میں تمام خدام کو مذکورہ تاریخی مقام کے بارے بتایا گیا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کروائی گئی۔ دعا کے بعد کلوجمیعا کا پروگرام شروع کیا گیا۔ شام 4 بجے اللہ کے فضل سے تمام خدام قادیان دارالامان صحیح سلامت پہنچ گئے۔ راستہ میں بہت سے غیر مسلم افراد ملے جنہوں نے اس ٹور کے بارے میں پوچھا انہیں خدام نے بڑے ہی تسلی بخش جوابات دیئے اور انہوں نے جماعت احمدیہ کی تنظیم یعنی مجلس خدام الاحمدیہ کی بڑی تعریف کی۔

چنور ضلع کھم: (از محمد مصطفی کنڈوری معلم سلسلہ) مورخہ یکم مارچ کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا جس میں مقررین حضرات نے سیرت آنحضرت ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

آسنور: (از غلام علی نائک قائد مجلس) ماہ مارچ میں مجلس ھٰذا کی دو میٹنگیں منعقد ہوئیں۔ مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد عمل میں۔ کل چھ وقارِعمل منعقد کئے گئے۔ جن میں سے ایک مثالی وقارِعمل میں بازار سے گزرنے والی drain کی صفائی کی گئی۔ حضور انور کی خدمت میں ۲۳ خدام نے خطوط لکھے۔

شورت: (از توصیف احمد ڈار) مورخہ ۱۹ مارچ کو ایک مثالی وقارعمل منعقد کیا گیا

جسمیں خدام نے مسجد کی دیوار کے لئے اپنے کندھوں پر پتھر اُٹھا کر لائے۔

کرشن نگر: (از عبدالظہیر مبلغ سلسلہ) کولکتا کے مشہور سائنسدان پروفیسر شری منوج کمار پال صاحب کو انکے گھر میں احمدیت کا تعارف کرایا گیا۔اور احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔موصوف نے نہایت توجہ سے تمام باتیں سنیں۔موصوف کو جماعتی کتب بھی تحفۃً دی گئیں۔قارئین کے علم کے لئے واضح ہو کہ موصوف نے ۴۸۰ صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی ہے OLD WISDOM AND NEW HORIZON اس کتاب میں موصوف نے لکھا ہیکہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں بلکہ اپنی خوبی اور حسین تعلیم سے پھیلا ہے۔

یاری پورہ: (از رضوان اقبال خان قائد مجلس) مورخہ ۱۹ مارچ کو ایک مثالی وقارِ عمل منعقد کیا گیا جس میں ۸۰ فیصد خدام نے حصہ لیا۔اس وقارعمل میں احمدیہ انسٹیچوٹ اور اس کے گردونواح کی صفائی کی گئی۔مورخہ ۲۶ مارچ کو ایک شجر کاری کا پروگرام منعقد کیا گیا۔اس پروگرام کے تحت تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹیچوٹ کے صحن میں تقریباً ۶۰ پودے لگائے گئے۔اس پروگرام میں تقریباً ۸۰ فیصد خدام واطفال نے شرکت کی اسی طرح انصار نے بھی شرکت کی۔

حیدر آباد: (از محمد مبشر احمد قائد مجلس) ماہ مارچ میں بڑے پیمانہ پر گورنمنٹ مٹرنٹی دواخانہ میں شعبہ خدمت خلق کے تحت blood donation camp لگایا گیا۔اس کیمپ کے تحت ۱۵ خدام نے خون کا عطیہ دیا۔اسی طرح مریضوں میں پھل تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔۲۰۰ مریضوں میں ۲۵۰ پیکٹ پھل تقسیم کئے گئے۔حلقہ کاچی گوڑہ کے خدام نے وقارعمل کیا جسمیں ۲۰ خدام شامل ہوئے۔۲۵ مارچ کو شعبہ تعلیم کے تحت دو حلقوں حلقہ کاچی گوڑہ اور حلقہ فلک نما میں کوئز کا مقابلہ کرایا گیا۔شعبہ تبلیغ کے تحت بلڈ ڈونیشن کیمپ کے دوران دواخانہ کے سپرانٹنڈنٹ آر۔ایم۔او کو قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ تحفۃً پیش کیا گیا نیز دواخانہ کے تمام عملہ کو لٹریچر دیا گیا۔

قادیان: (از ناظم اشاعت) ماہ مارچ میں ایک ہفتہ مال منایا گیا۔ملکی دینی نصاب کا امتحان لیا گیا جسمیں ۵۰۰ خدام نے حصہ لیا۔نمازتہجد کا اہتمام بھی کیا گیا۔۳ تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے۔۱۲ وقارعمل کئے گئے جسمیں قادیان کے مختلف مقامات کی صفائی کی گئی۔ہفتہ شجر کاری بھی منایا گیا۔فٹبال اور کرکٹ کے ۴ میچ کرائے گئے۔انفرادی کھیلیں بھی کرائی گئیں جن میں ہائی جمپ،لانگ جمپ،میراتھن دوڑ شامل ہے۔ان مقابلہ جات میں قریباً ۲۰۰ خدام نے حصہ لیا۔دارالصنعت کے لئے ۸۰ خدام نے فارم بھرے۔نیز اس ماہ ۴ پمفلٹ شائع کئے گئے۔۳۰۰۰ روپے امداد کی گئی۔اسی طرح ہفتہ خدمت خلق بھی منایا گیا جس میں خدام کی بلڈ گروپنگ کرائی گئی نیز ۱۵ خدام نے عطیہ خون دیا۔فری طبّی کیمپ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں قریباً ۲۰۰ افراد میں مفت دوا تقسیم کی گئی۔بہشتی مقبرہ اور مسجد اقصیٰ کے اندرون میں ۲۵۰ خدام نے حفاظتی ڈیوٹیاں دیں۔

عثمان آباد: (از عبدالقیوم ناصر قائد مجلس) مورخہ ۵ مارچ کو ایک وقارعمل کیا گیا جس میں مسجد، مینار، زنانہ ہال اور لائبریری کی صفائی کی گئی۔وقارعمل کے بعد مکرم عبدالنسیم صاحب ناظم وقارعمل نے چائے کا انتظام کیا۔اسی روز دوپہر کے بعد کلوجمیعاً کا پروگرام بھی منعقد کیا گیا۔

گولگیرہ: (از مصور احمد ڈنڈوتی) مورخہ ۱۹، ۲۰ مارچ کو زونل کانفرنس منعقد کی گئی۔ایک بڑی تعداد میں مضافات سے خدام نے اس کانفرنس میں شرکت کی اور کچھ خدام نومبائعین کو بھی ساتھ لائے۔یادگیر، گولگیرہ، اور تیماپور کے خدام نے بہترین رنگ میں ڈیوٹیاں دیں۔یہ پہلی صوبائی کانفرنس خدام الاحمدیہ کے لئے بہت مبارک ثابت ہوئی۔خدام کے جوش وخروش کو دیکھ کر مہمان بہت خوش ہوئے اور محترم امیر صاحب نے بھی اختتامی خطاب میں خدام کا شکریہ ادا کیا۔اس کانفرنس میں خدام الاحمدیہ کی جانب سے ایک بک اسٹال بھی لگایا گیا۔اس بک اسٹال میں بڑی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا اور لوگوں کا مجمع بک اسٹال پر جمع ہوتا رہا۔

تری پور: (از ٹی۔امیرالدین مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۷ مارچ کو ایک روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے۔مورخہ ۲۶ مارچ کو ہی احباب پہنچ گئے تھے۔سب سے پہلے حضور انور کا خطبہ جمعہ براہِ راست سنا گیا۔اگلے دن نمازِ تہجد سے پروگرام کا آغاز کیا گیا۔۱۰:۳۰ بجے مکرم امیر صاحب نارتھ زون تامل ناڑو کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔مکرم امیر صاحب، مکرم مولوی مزمل صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم عبد اللہ صاحب سہارنپوری نے مختلف موضوعات پر خطابات کئے۔دوسری نشست بعد نماز ظہر منعقد ہوئی جس میں خاکسار، مکرم ابوالامین صاحب، مکرم نعیم احمد صاحب، اور مکرم کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے مختلف تربیتی و تبلیغی موضوعات پر تقاریر کیں۔صدارتی خطاب کے بعد مکرم کے نذیر احمد صاحب قائد مجلس نے شکریہ احباب پیش کیا۔دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیّت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھٰذا کو مطلع کریں۔(سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 20937 میں ایچ ناصر احمد ولد ایس فیصل احمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹار ڈاک خانہ کوٹار ضلع کنیار کماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 2009- 04- 01 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین حیات ہیں۔۔میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد صدیق — العبد: ایچ۔ناصر احمد — گواہ: رفیق احمد

وصیت نمبر 20938 میں جی۔صدیقہ زوجہ محمد جفری صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 63 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹار ڈاک خانہ کوٹار ضلع کنیار کماری صوبہ تمل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 2009-04-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔زیور طلائی 174 گرام 22 کیریٹ موجودہ قیمت 2,40,000 روپے۔حق مہر طلائی زیور 20 گرام وصول شد۔حق مہر مذکورہ بالا طلائی زیور میں شامل ہے۔۔میرا گذارہ آمداز خوردہ نوش ماہانہ 1500 روپے ہے ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد صدیقی — العبد: جی۔صدیقہ بیگم — گواہ: ایم رفیق احمد

وصیت نمبر 20939 میں ایم۔صدی فاطمہ زوجہ شیخ فرید قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 38 سال تاریخ بیعت 1986ء ساکن کوٹار ڈاک خانہ کوٹار ضلع کنیار کماری صوبہ تمل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 2009-04-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔ایک مکان جو 1800 اسکوئر فیٹ رقبہ لکیر اندازاً قیمت 18,50,000 روپے۔طلائی زیور: ہار تین عدد، نکلس دو عدد، کان کی بالی دو سیٹ، انگوٹھی دو عدد، کڑا تین عدد۔کل وزن 128 گرام 22 کیریٹ موجودہ قیمت 1,76,000 روپے۔حق مہر طلائی زیور 40 گرام وصول شد۔یہ 40 گرام مذکورہ زیور میں شامل ہیں۔میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد صدیقی — العبد: جی۔ایم۔صدی فاطمہ — گواہ: ایم رفیق احمد

وصیت نمبر 20940 میں زینہ بیگم زوجہ ایس حفیل احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹار ڈاک خانہ کوٹار ضلع کنیار کماری صوبہ تمل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 2009-04-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔طلائی زیور: ہار ایک عدد، کان کی بالی ایک عدد۔کل وزن 16 گرام وجودہ قیمت 22,000 روپے۔حق مہر 3000 روپے وصول شد۔میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد صدیقی — العبد: زینہ بیگم — گواہ: ایم رفیق احمد

وصیت نمبر :20941 مَیں منصور احمد ٹی ولد مکرم جمال الدین ٹی کے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پینٹر عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ پیرو وایل ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: بیس سینٹ زمین بمقام مریائی ضلع پالگھاٹ جس کی موجودہ قیمت اندازاً دولاکھ روپے ہوگی۔میرا گزارہ آمداز مزدوری ماہانہ -/4000 روپے ہے۔میں

اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ٹی احمد سعید العبد:منصور احمد ٹی کے گواہ :ڈاکٹر صلاح الدین

وصیت نمبر :20942 مَیں شمسیلہ جلیل زوجہ مکرم ایم جلیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھوٹم ڈاکخانہ arakkinar ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.11.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ:حق مہر پندرہ ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ایم ظفر احمد الامۃ:شمسیلہ جلیل گواہ :ایم جلیل احمد

وصیت نمبر:20943 مَیں او کے طارق احمد ولد مکرم او کے خلیل الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع ترونل ویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.3.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :شمس الدین العبد:او کے طارق احمد گواہ :محمد انور احمد

وصیت نمبر :20944 مَیں شکیل احمد صالح ولد مکرم سعادت احمد جاوید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.5.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/200 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمد انور احمد العبد:شکیل احمد صالح گواہ :ناصر احمد زاہد

وصیت نمبر :20945 مَیں عبد السلیمان ولد مکرم رحمٰن خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 36 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن پنڈری پانی ڈاکخانہ sutiurkuli ضلع رائے پور صوبہ چھتیس گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.4.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ:خاکسار کے پاس جو مکان وزمین ہے جس میں میری رہائش ہے سرکاری ریکارڈ میں بہت جلد درج کروا کر انشاء اللہ اس پر وصیت کرنے کی اطلاع فوراً مرکز کو کردوں گا۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ڈاکٹر افضل خان العبد:عبد السلیمان گواہ :فیروز احمد رفیق

وصیت نمبر:20946 مَیں نعیمہ کوثر منڈا سگر بنت مکرم مبشر احمد صاحب منڈا سگر قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن ھبلی ڈاکخانہ ھبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.8.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :شفیق احمد منڈ اسگر　　الامۃ :نعیمہ کوثر منڈ اسگر　　گواہ :آر.ایم.عثمان پاشا

وصیت نمبر:20947 میں فوزیہ مبشر منڈ اسگر زوجہ مکرم مبشر احمد صاحب منڈ اسگر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن ھبلی ڈاکخانہ ھبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ:حق مہر پانچ ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :مبشر احمد منڈ اسگر　　الامۃ :فوزیہ مبشر منڈ اسگر　　گواہ :آر.ایم.عثمان پاشا

وصیت نمبر:20948 میں شفیق احمد منڈ اسگر ولد مکرم مبشر احمد صاحب منڈ اسگر قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن ھبلی ڈاکخانہ ھبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.8.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :مبشر احمد منڈ اسگر　　العبد:شفیق احمد منڈ اسگر　　گواہ :حمیدالدین خان

وصیت نمبر:20949 میں ریشمہ خاتون زوجہ مکرم محمد شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن ھبلی ڈاکخانہ ھبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ:ایک عدد کان کی بالی طلائی وزن نصف تولہ قیمت چار ہزار روپے۔چاندی کے زیورات کل وزن دس تولے کل قیمت اٹھارہ صد روپے۔حق مہر بذمہ خاوند بارہ ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمد شریف احمد　　الامۃ :ریشمہ خاتون　　گواہ :حمیدالدین خان

وصیت نمبر:20950 میں نیاز خاتون زوجہ مکرم احمد شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال تاریخ بیعت 1950 ساکن ھبلی ڈاکخانہ ھبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.8.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ وغیر منقولہ:ایک عدد گلے کی چین طلائی وزن نصف تولہ قیمت پانچ ہزار روپے۔ایک گھر ایک کمرہ پر مشتمل۔حق مہر پانچ سو روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :وسیم رفیق احمد لودھی　　الامۃ :نیاز خاتون لودھی　　گواہ :حمیدالدین خان

وصیت نمبر:20951 میں مبارکہ بیگم لودھی زوجہ مکرم رفیق احمد لودھی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن ھبلی ڈاکخانہ ھبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ:ایک عدد ہار طلائی وزن تیرہ گرام قیمت تیرہ ہزار روپے۔ایک جوڑی کان کا پھول وزن دو گرام قیمت دو ہزار روپے۔حق مہر تین ہزار تین سو پچیس روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :وسیم رفیق احمد لودھی　　　　الامۃ :نیاز خاتون لودھی　　　　گواہ :حمیدالدین خان

وصیت نمبر :20952 مَیں زینت خاتون زوجہ مکرم محمود خان صاحب لودھی قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن ھبلی ڈاکخانہ ھبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیور نصف تولہ قیمت چار ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمود خان لودھی　　　　الامۃ :زینت خان لودھی　　　　گواہ :حمیدالدین خان

وصیت نمبر :20953 مَیں معراج خاتون لودھی زوجہ مکرم محمود خان لودھی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال تاریخ بیعت 1983 ساکن ھبلی ڈاکخانہ ھبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: کان کی بالی طلائی قیمت تین ہزار پانچ سو روپے۔ حق مہر پانچ سو روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمود خان لودھی　　　　الامۃ :معراج خاتون لودھی　　　　گواہ :حمیدالدین خان

وصیت نمبر:20954 مَیں مریم صدیقہ بنت مکرم مبشر احمد منڈاسگر صاحب قوم احمدی مسلمان عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن ھبلی ڈاکخانہ ھبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.8.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :شفیق احمد منڈاسگر　　　　الامۃ :مریم صدیقہ منڈاسگر　　　　گواہ :مبشر احمد منڈاسگر

وصیت نمبر :20955 مَیں مبارکہ بیگم منڈاسگر زوجہ مکرم محمد اقبال منڈاسگر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن ھبلی ڈاکخانہ ھبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: ایک ہار طلائی وزن چار تولہ قیمت ساٹھ ہزار روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند گیارہ صد روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :حضرت منڈاسگر　　　　الامۃ :مبارکہ بیگم منڈاسگر　　　　گواہ :حمیدالدین خان

وصیت نمبر :20956 مَیں قمر النساء کتور زوجہ مکرم عبدالحئی کتور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن ھبلی ڈاکخانہ ھبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: چھ عدد چوڑیاں طلائی وزن آٹھ تولے قیمت اسّی ہزار روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :عبدالصمد کتور　　　　الامۃ :قمر النساء بیگم　　　　گواہ :عبدالحئی کتور

وصیت نمبر:20957 مَیں محمد رضوان عالم ولد مکرم شیخ اسلام صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن گنڈواس ڈاکخانہ بیلگچھی ضلع پورنیہ صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.5.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان

بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/4000روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمد مصور عالم　　　العبد:محمد رضوان عالم　　　گواہ :محمد برکات اللہ

وصیت نمبر:20958 مَیں محمد رفیق ولد مکرم یوابوبکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن منجیشورڈاکخانہ کنجاتھور منجیشور ضلع کاسرگوڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.9.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/11000 سعودی ریال ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سید صباح الرحمٰن　　　العبد:محمد رفیق　　　گواہ :محمد مبشر احمد باجوہ

وصیت نمبر :20959 مَیں علی درازخان ولد مکرم علی محمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کھیتی باڑی عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگلہ گھنوڈاکخانہ ننگلہ لیلا دھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.8.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔میرا گزارہ آمد از کھیتی باڑی ماہانہ-/1500روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :رحمٰن خان مبلغ سلسلہ　　　العبد:علی درازخان　　　گواہ :افسر خان

وصیت نمبر:20960 مَیں شاہین بیگم زوجہ مکرم علی درازخان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن ننگلہ گھنوڈاکخانہ ننگلہ لیلا دھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.5.09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ:حق مہر پانچ ہزار روپے۔زیورات طلائی:ایک جوڑی کان کی بالی۔ایک عدد کوکا۔قیمت تین ہزار روپے۔زیورات چاندی:ایک جوڑی پازیب،انگلی کے بچھوئے کل وزن تین سو گرام قیمت چھ ہزار روپے کچھ زیورات میرے سسر کی تحول میں ہیں ملنے پر اطلاع کروں گی۔میرا گزارہ آمد خورونوش ماہانہ-/300روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی رہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :رحمٰن خان مبلغ سلسلہ　　　الامۃ:شاہین بیگم　　　گواہ :علی درازخان

وصیت نمبر:20961 مَیں عائشہ بیگم زوجہ مکرم محمد صلاح الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن ڈائمنڈ ہاربر ڈاکخانہ ڈائمنڈ ہاربر ضلع 24 پرگنہ ساؤتھ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی جائیداد منقولہ:حق مہر اکیس ہزار روپے بذمہ خاوند۔زیورات طلائی:چین ایک عدد گیارہ گرام قیمت سات ہزار روپے۔ انگوٹھی ڈیڑھ گرام قیمت گیارہ سو پینتیس روپے۔چوڑیاں چار گرام قیمت اڑھائی روپے۔میرا گزارہ آمد خورونوش ماہانہ-/300روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ظہیر احمد خادم　　　الامۃ:عائشہ بیگم　　　گواہ :قاری نواب احمد

mentioned in the Holy Quran:

"Allah has promised to those among you who believe and do good works" (24:56)

These are the two prerequisites: To believe and to do good works. Believing alone is not enough and doing good works without believing is useless. "Good works" here is explained in the context of the verses preceding and following this verse known as Ayatul Istikhlaf or the verse containing the promise of appointing Successors.

What Is Meant By Good Works?

Our meeting today started with recitation from the Holy Quran. Seven verses from Chapter Al-Noor (Chapter 24) were recited. You may have noticed that the word "obey" has been mentioned in these seven verses SEVEN times. Why? Because Ayatul Istikhlaf, the verse containing the promise of appointing Successors, is mentioned among these seven verses. Allah wanted to stress and explain that obedience to Allah, His Messenger and to His appointed Khalifa, is the `good works' required for the promise to be fulfilled.

Open your Holy Qurans and read the verses from 52 till 58 of chapter 24 and count how many times the word `obey' was mentioned. Without obedience there will be no `good works' and if there are no `good works' then the promise will not be fulfilled.

To believe and to do good works through obedience to Allah, His Messenger and his Khalifa, are the TWO prerequisites for this blessing to be manifested. If one prerequisite fails to materialize, the blessing will be taken away. We have seen how in the past, in the early Islamic era, when the Muslims became disobedient to the Khalifa, they were deprived completely of the blessings of Khilafat. They were believers. They believed in Allah. They believed in the Holy Prophet (S.A.W.). But they failed to do good works. They failed to obey the Khalifa and the result was that Allah's blessing of appointing a Khalifa was taken away and thus Khilafat ar-Rashida came to an end.

Appointing a Khalifa by Allah is a very special blessing which is granted only for those who believe and do good works. If people fail to demonstrate that, then Allah will not be the One Who appoints the Khalifa. Allah will not manifest himself through His Rahim attribute. The Rahim attribute is for the believers, and this particular blessing of appointing the Khalifa is for the believers who do good works.

(To be comtinued.............)

"Is he then whose bosom Allah has opened for the acceptance of Islam, so that he possesses a light from his lord, like him who is groping in the darknessof disbelief? woe, then, to those whose hearts are hardened against the remembrance of Allah! They are in manifest error." (Holly Quran 39:23)

actions. Man in such a case becomes an instrument though which God manifests His Will. Thus the Actual Doer is God. Man serves merely as an instrument. That is the case in the process of electing the Khalifa. Man serves only as an instrument and it is Allah Who makes the choice and appoints the Khalifa.

"Rahman" And "Rahim"

A question may arise here: If Allah is the One Who appoints the Khalifa, why then He does not appoint him directly as He appoints the prophets? Nobody elects a prophet and God does not use man as an instrument in appointing the prophets so why He does not do the same in appointing the Khalifa? In order to understand the answer to this question we have to understand how Allah manifests Himself through His two attributes: "Ar-Rahman" (The Gracious) and "Ar-Rahim" (The Merciful).

Ar-Rahman is the attribute through which God manifests His blessings for man irrespective of his actions. In other words, if man is a believer or disbeliever, whether he worships God or denys His existence, whether he is worthy or unworthy of that blessing, God will provide for him through His Rahman attribute. Take, for example, the air which Allah provides equally for the righteous and the wicked, for the believer and the non-believer alike. Man did not create the air and did not do any good work to deserve this blessing, but Allah provided it even before man existed. Thus such a blessing is provided through the Rahman attribute.

Rahim attribute is not as general. It is not for everyone. It is confined only to the believers. The Holy Quran says:

"He again turned to them (the believers) with mercy. Surely, He is to them Compassionate, Merciful." (9:117)

If one is not a believer, then Allah does not manifest Himself to him through the Rahim attribute, he has to become a believer first. There are many divine attributes emanating from the Rahim attribute and all require certain actions from man. If man does not do the actions required, he becomes unworthy to benefit from these attributes.

Appointing a Prophet is done through the Rahman attribute. The question is: When does Allah appoint a Prophet? He appoints a Prophet when evil and wickedness spread in the earth. When all have gone astray and true guidance has disappeared. Thus no one deserves to receive any blessings from Allah. But out of His Grace, i.e., His Rahman attribute, Allah appoints a Prophet. He appoints a Prophet directly.

But after the Prophet has completed his mission and gathered the believers to the right path,then Allah manifests Himself through His Rahim attribute and appoints the Khalifa. For whom? For the believers who believe and do good works. These are the two conditions required by God to appoint the Khalifa. It is

you cannot grow mangoes in Canada during winter time. When man, through his actions, follows a system created by God to achieve a certain result, that result is the work of Allah.

So you have to follow the system of Allah in electing the Khalifa, and when the result is achieved,by choosing a Khalifa, that result is the action of God.

A Second Argument

The Holy Quran says:

"Fight them, Allah will punish them at your hands." (9:14)

This verse was addressed to the early Muslims who were fighting the aggression of the idolators of Mecca. The aggression and the atrocities committed by the idolators against the Muslims incurred Allah's anger and made them deserving of His punishment. It has always been the case with the opponents of the prophets that divine punishment befell them when they exceeded in their aggression against the believers.

The people of Noah, Moses, 'Ad, Saleh, etc., were visited with divine punishment. In the case of the Holy Prophetsaw's opponents also, they exceeded all limits in their aggression and divine punishment became imminent. In the above verse, Allah consoles the believers, informing them that the divine punishment is about to descend on their opponents, but instead of visiting them with punishment directly as it happened with other people, here, God's punishment is going to be applied at the hands of the believers. So, the act is the act of God, but this act of God will be manifested at the hands of the believers. This demonstrates the fact that certain actions done by man in obedience to Allah, following His commandments and in harmony with His Will are in fact the actions of God Himself.

The Third Argument

This concept finds further support in the Holy Quran in the following verse:

"You killed them not, but it was Allah Who killed them. And thou threwest not when thou didst throw, but it was Allah Who threw."

Here again the early believers were addressed in this verse asserting that the killing which took place during their fighting with the aggressor Meccans was attributed to God Himself. It is a well known fact that killing of the Meccans was done by the Muslims, but God says it was He Who killed these Meccans. In other words, because the action taken by Muslims was in obedience to God and following His commandments, then God attributed it to Himself.

Many More Arguments

There are so many verses in the Holy Quran supporting this concept. With further study of the Holy Quran it becomes clear that when man does certain actions in obedience to God, following His commandments and seeking His pleasure, then these actions become God's

time. But I would be glad to come to you. Invite me to your Halqa. Invite me to your home if you feel that the subject is sensitive and you are shy to ask questions in public. Invite me to your home, I will be satisfied with one cup of tea. If there are some biscuits beside the tea, that will be all right! I will not insist, like the Mulllahs,on having a lot of halwas (sweets). But, if halwas are there, that is all right too!

But please, as I said, take what I say in a critical manner. Criticize it! I like you to criticize it, because when you criticize something you think deeply about it, and when you think you can find the truth. I firmly believe that what I am presenting to you is the truth. When one has the truth, he is confident and has nothing to fear. I would like you also to be convinced of the truth; and I am sure that you will be convinced, Insha' Allah (God willing).

Two Approaches

The question we have to deal with is: How can a Khalifa, who is elected by people, be considered to be appointed by God? There are two ways to approach this question. The first is to show that there are some actions done by man but God considers these actions as His own, and there are actions done by God but are manifested only at at man's hands. The second approach is to prove that in the process of choosing a Khalifa, it is God Himself Who makes the choice and man is merely casting his vote to manifest God's Will. We will deal with these two approaches in detail.

Arguments From The Holy Quran

Presuming the first approach, we have to seek guidance from the Holy Quran. There in Chapter 56 Allah says:

"Do you see what you sow? Is it you who grow it or are We the Grower?" (56:64-65)

When farmers speak among themselves, they usually speak about the crop they grow. One may say that I am going to grow this or that crop, or the crop which I grew was good this year, and so on. Thus the farmer tills his earth, plants the seeds and grows the crop. But Allah says it is not you who grow. It is We Who are the Grower. In other words, the action which was performed by the farmer is attributed to Allah. Why? The farmer had to follow the system which Allah created for that crop to grow. If the farmer does not follow that system, the crop will not grow. So, the real Grower is Allah. It is He Who created the system and when man follows the system of Allah, in choosing the right soil, in planting the right seeds, in farming at the right time for a particular crop, that crop will grow.

You cannot grow mangoes in Canada during winter time. It is impossible. Unless you build a place where you can have the same environment, the same temperature, the same kind of soil as that located in the Middle East or in India and Pakistan or in the areas where mangoes usually grow. Unless you do all that

the election process? Lastly, if we agree that the Khalifa is appointed by God, then what kinds of mistakes is he susceptible to make? Is he also Ma'soom (protected by Allah like the Prophets)? Is he susceptible to make mistakes related to the Sharia'a (the divine law of jurisprudence) as well as make mistakes related to the welfare and progress of the Jamaat?

Ignoring A Problem Does Not Solve It

All these are genuine questions and I am sure that they are in our minds. We have to bring them out and find answers to them. Some of you who are shy to ask their parents: "Father, what kind of proof you have that the Khalifa is really appointed by God?" They may feel shy, and may not ask the question, but the question will not disappear from their mind. It may be suppressed or set aside or pushed to the back of your mind but it will always remain there, particularly when you study the subject of democracy at school and university or when you discuss with your Canadian friends the election system in Islam vis a vis that in the West.

Thus ignoring these these important questions does not solve any problem. Ignoring these important questions may put our young people, who are living in western democracy, in real danger. Besides, it does not behoove an Ahmadi to be unaware of the answers to these important questions.

Yes, these are not easy questions. The answer is not an easy answer. One has to think about it and seek guidance from Allah and the Holy Quran. Many people have failed to understand the answer to these questions. Many people, even among the followers of the Promised Messiah (A.S. - peace be on him) have failed to understand these concepts and accordingly they have strayed away from the Jamaat. Many people, even from among those who accepted Islam in the time of the Sahabas (the Companions of the Holy Prophet, S.A.W. - peace and blessings of Allah be upon him) have failed to realize that the Khalifa is appointed by God. Out of their ignorance, they rose against the third Khalifa, Hazrat Uthman (R.A. - may Allah be pleased with him), and as we know, the third and fourth Khalifas were killed by Muslims. Consequently, they were deprived of the blessings of Khilafat. Had they readily understood this concept, those crimes against Khilafat would never have been committed.

Criticize And Think!

So it is an important subject. It is indeed a very important subject. Please bear with me in this hour. Lend me your completely attentive ears, and do not take what I say for granted. Listen to it with a critical mind. Criticize what I say. If you have questions at the end of my speech, I would be very glad to answer your questions, not necessarily today, because of shortage of

The Khalifa is appointed by God

(Mostafa Sabet)

(Part 1)

(This speech was delivered on Khilafat Day, held in Toronto on May 3, 1992 and edited for the Ahmadiyya Gazette by Mostafa Sabet.)

The subject of Khilafat in Islam is an important and a vast subject. Today, I will deal with two aspects of it. Firstly, that the Khalifa is appointed by God. Secondly, I will explain what kinds of mistakes the Khalifa is susceptible to make.

I have touched upon this topic last year on Khilafat Day, but the time allowed was too short to deal properly with the subject. This year, the organizers were so kind to allow me to address the same issue and I am indeed grateful to them as they have allowed me one hour to enable me to deal properly with this important subject.

Importance of the Subject

The subject is very important and it is essential for us all to understand it. It is also important for our young people, boys and girls, particularly those who were born and raised in this country, Canada. It is important for the new comer Ahmadis who come to experience real democracy, perhaps for the first time in their life. it is important for those among us who may feel shy to ask questions and bluntly say: "How can a person, who was selected or elected by people, be in the same time appointed by God?"

In short, the subject is very important to us as Ahmadis because Khilafat has been re-established in Ahmadiyya Jamaat and our bai'at (pledge of allegiance) is sworn at the hands of the Khalifa. Thus it is of great importance for us to understand the status of the Khalifa and Who really appointed him.

Questions Need To Be Answered

There may be so many questions in our minds concerning this subject and more questions may come to mind while dealing with the subject. The important question is: Is it possible that a person, who is elected by people, can also be appointed by God? Can we say that Mr. Bush, Mr. Mulroney and other leaders of the world, who were elected by people, are also appointed by God? If we claim that only the Khalifa, who is elected by people, is appointed by God, then what evidence do we have to prove that others who were elected by people, are not appointed by God? Also, if we agree that a Khalifa is appointed by God, then why God does not appoint him without election? Why people should elect him in the first place?

God is the One Who appoints a Prophet; a Prophet is not elected but is chosen and appointed by God; so why does He not appoint also the Khalifa without people participating in

۳/اپریل ۲۰۱۰ء کو جامعۃ المبشرین قادیان کے طلباء نے قادیان سے ہوشیار پور کے تاریخی مقام تک ایک سائیکل ٹور کا انعقاد کیا۔ اس موقعہ پر روانگی کے وقت لی گئی ایک تصویر

اس ٹور کے موقع پر محترم پرنسپل صاحب جامعۃ المبشرین چلہ کشی والے تاریخی کمرے میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کے پس منظر کے بارے میں طلباء کو جانکاری دیتے ہوئے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ ماتھوٹم نے مورخہ ۱۳ اپریل کو ایک تفریحی ٹور کا انعقاد کیا۔
اس موقعہ پر لی گئی ایک گروپ فوٹو

مجلس خدام الاحمدیہ ماتھوٹم کی طرف سے ماہ اپریل میں ایک مثالی وقار عمل کئے جانے کا منظر

حلقہ کاچی گوڑا حیدرآباد کے خدام گورنمنٹ دواخانہ میں وقار عمل کرتے ہوئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ یاری پورہ کی طرف سے شجرکاری کا انعقاد عمل میں آیا۔
اس موقعہ مکرم ایاز رشید عادل صاحب مبلغ سلسلہ پودہ لگاتے ہوئے۔

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol : 29 May 2010 Issue No. 5

Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105 Rs. 15/-

Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

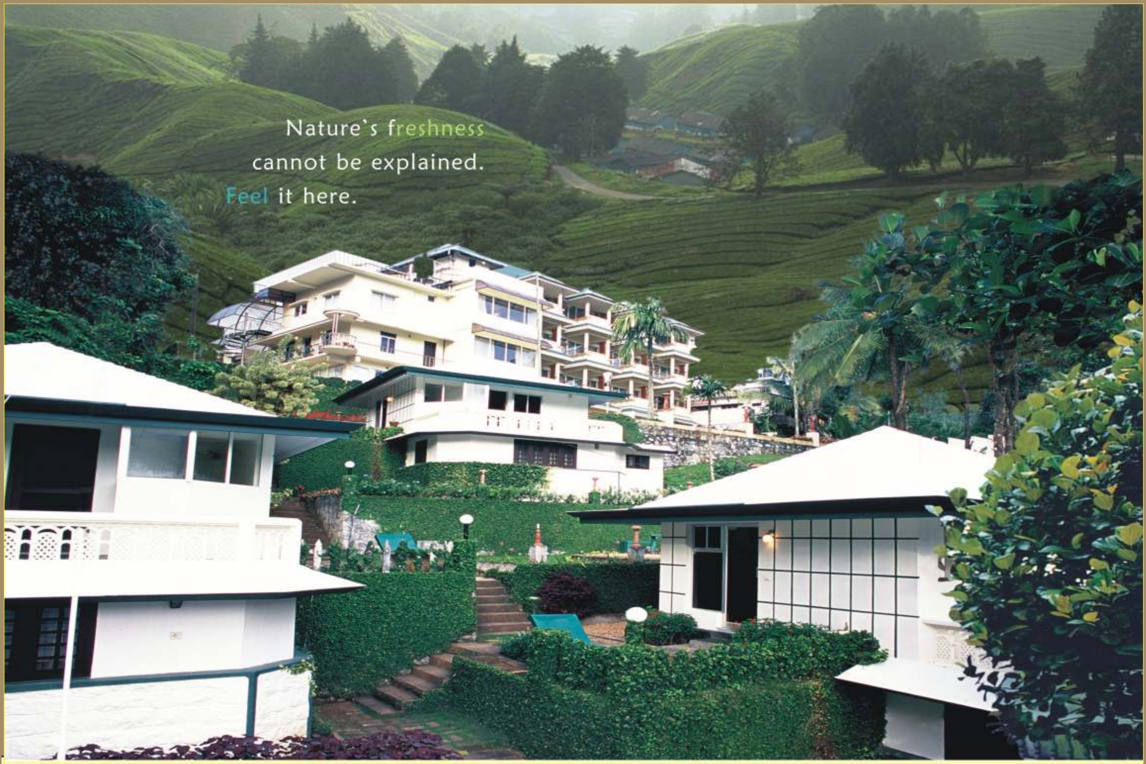

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com